بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ اُردو

ریویو آف ریلیجنز

(قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مرتبہ

علی محمد اجمیری

بابت ماہِ صفر ۱۳۶۲ھ مطابق ماہِ مارچ ۱۹۴۳ء

ماہِ امان ۱۳۲۲ھ ۱۳۲۲ش

جلد ۴۲ عدد ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیشِ نظر جاری فرمایا تھا۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرون ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ واری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلہ ہونے کے اسکے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے۔

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس روپے	اٹھتر روپے	ایک سو چوالیس روپے	دو سو ستر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چوّن روپے	نوّے روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

ریویو آف ریلیجنز (اردو)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر منظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۲ | ماہِ صفر ۱۳۶۲ھ ہجری مطابق ماہ مارچ ۱۹۴۳ء | عدد ۳

فہرست مضامین

مسئلہ عدم نسخ قرآن ص۲ — جناب مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی قادری حیدر آباد دکن

وفات مسیح پر ایک نئے معترض ص۱۰ — ایڈیٹر

ذکر حبیب ۴ (چند ایمان افروز واقعات) ص۳۲ — جناب ملک گل محمد صاحب پنشنر ریڈر حال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منسوخ ہے۔ اور حدیث لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اس نسخ کو بیان کرتی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں، کہ اصل یہ ہے، کہ مختلف اقوام میں ترکہ کے متعلق مختلف احکام و وصیتیں ہوتی ہیں۔ بعض کے پاس مرنے والا جس کے لئے جو وصیت کرے قابل نفاذ ہے، بعض کے پاس صرف بڑا بیٹا وارث ہوتا ہے۔ بعض کے پاس ترکہ میں عورتوں کو کچھ حصہ نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ پہلی آیت میں یہ تکلیفیں اٹھا کر جننے پالنے والے ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کو ظاہر کرتا ہے، کہ وہ بالکل محروم نہیں ہو سکتے۔ ان کے متعلق کچھ نہ کچھ وصیت کرنی ضرور ہے۔ گویا کہ یہ آیت آیتِ توریث کی تمہید ہے۔ پھر خدا تعالیٰ سب کے حصے مقرر فرماتا ہے۔ غیر وارث قرابت دار مثلاً پوتا، جس کا باپ مرگیا ہو بیٹے کے ہوتے محروم ہے۔ نواسہ یا نواسی جس کی ماں مرگئی ہو بیٹی کے ہوتے محروم ہے۔ ان کے لئے اور دیگر امورِ خیر کے لئے باپ بھی ثلث مال سے وصیت کرسکتا ہے۔ مگر جن کے حصے اللہ نے مقرر کئے ہیں، اللہ نے جن کے لئے وصیت کی ہے، ان کے لئے مرنے والوں کو وصیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسمیں ناسخ و منسوخ کی بحث ہی کیا ہے۔ ایک آیت میں بعض رشتہ داروں کی اہمیت بتلائی گئی ہے، اور دوسری آیت میں ان کے حصے خود اللہ تعالےٰ نے متعین فرمادئے۔

(۲) إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوْا أَلْفًا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ اگر تم میں بیس ۲۰ صابر سپاہی ہوں تو وہ اپنے سے دس گنے کافر دوسو پر غالب ہوجائیں گے۔ اگر تم میں سے سو ہوں تو ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ آیت بعد کی آیت سے منسوخ ہے۔ بعد کی آیت یہ ہے۔ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوْا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ اب اللہ نے تم سے تخفیف کردی اور جان لیا، کہ تم میں ضعف ہے۔ اب اگر تم میں سے سو صابر ہوں تو دو سو ۲۰۰ پر غالب آجائیں گے۔ اور ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب آجائیں گے۔

میرے خیال میں پہلی آیت کے مخاطب وہ لوگ تھے۔ جو فن سپہ گری میں ماہر تھے، ذاتی شجاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ممتاز تھے، دل میں جوشِ ایمان تھا، خدا پر اعتماد تھا۔ اس طرح انہیں ہر طرح کی قدرت تھی۔ اور دوسری آیت کے مخاطب بعد کے لوگ تھے، سابقین کا ایمان، انکی شجاعت، انکی فنِ سپہ گری بعد کے لوگوں میں کہاں تھی، لہذا بجائے دہ چند کے دو چند سے لڑنے کا حکم دیا گیا۔ آیت کا دارومدار ضعفِ قوت پر ہے۔ اگر اب بھی دس مسلمان مشین گن اور بندوق سے مسلح ہوں، اور سو دشمن تلوار اور لٹ لیکر حملہ کر رہے ہوں، تو اس صورت میں مسلمان قوی ہیں، اور انکو سو دشمنوں سے لڑنے سے ہرگز منہ نہ پھیرنا چاہیئے۔ علّت کے بدلنے سے حکم بدل رہا ہے۔ اعلیٰ قوت کے وقت دہ گنوں سے، کم قوت کے وقت دُونے دشمن سے نہ بھاگنا چاہیئے پس ناسخ منسوخ کی بحث ہی کب رہتی ہے؟

(۳) اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا جنگ کو نکل کھڑے ہو، خواہ ہلکے پھلکے ہوں یا گراں بار لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت آیتِ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ اور لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاۗءِ سے منسوخ ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مراد خِفَافًا سے یہ ہے کہ ضروریاتِ جہاد مثلاً سواری، خادمین، سامان خورونوش کی مقدار کم از کم موجود ہو۔ اور ثِقَالًا سے مراد یہ کہ اشیاء وافر ہوں۔ اب نسخ نہیں رہا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اِنْفِرُوْا کے مخاطب عام ہیں، ان سے معذورین مستثنیٰ ہیں، اور استثنا نسخ نہیں ہوسکتا۔

(۴) اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۔ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ یا مشرکہ سے۔ اور زانیہ کو نکاح نہیں کرتا مگر زانی یا مشرک۔ اور یہ تو حرام ہے ایمانداروں پر۔

مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت آیتِ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ (نکاح کردیے خاوند عورتوں کو) سے منسوخ ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں، امام احمد نے اس کے ظاہری معنیٰ پر حکم دیا، یعنی زناکار عورت سے مردِ متقی کا نکاح حرام ہے، بلکہ زانی یا مشرک اس سے نکاح کرسکتا ہے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ مسلم عورت چاہے زانیہ ہی کیوں نہ ہو مشرک اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں، اور دوسرے ائمہ کے پاس اس کے یہ معنے ہیں، کہ مرتکب کبیرہ زانیہ ہی کا کفو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو سکتا ہے، یعنی متقی عورت کا کفو زناکار مرد نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی عورت نے غیر کفو سے نکاح کر لیا، تو رشتہ داروں کو نکاح فسخ کرا دینے کا حق ہے کیونکہ اس سے اِن کے خاندان کی ذِلّت ہوتی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ زانی سے نکاح کرنا مستوب نہیں ہے۔ (حُرِّمَ کے معنے مستحب نہیں کرنا کچھ دل کو نہیں لگتا) شاہ صاحب فرماتے ہیں ذٰلِكَ کا اشارہ زنا اور شرک کیطرف ہے نہ کہ نکاح کیطرف۔ اِس تاویل پر نکاح زیر بحث ہی نہیں رہتا۔ فقیر کے خیال میں اس آیت سے کوئی حکم نہیں دیا گیا، بلکہ ظاہر کیا گیا کہ طبعی طور پر بدکار مرد بدکار عورت کی طرف ہی توجہ کرتا ہے۔ اگر حکم امتناعی ہوتا تو نہی ہوتی، اور لَا یَنْکِحْ آخر کے جزم کے ساتھ ہوتا۔ مگر قرآن شریف میں تو لَا یَنْکِحُ بضمہ آخر ہے۔ نیز جو عورت تائب ہو جائے وہ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ میں داخل ہو جاتی ہے، اور اس آیت کے مصداق سے نکل جاتی ہے۔ ہاں ایسی صورت سے جو اس پیشہ کو چھوڑنا نہیں چاہتی نکاح درست نہیں۔ کیونکہ یہ نکاح قلتبانی ہوگا۔ نعوذ باللہ۔ یا نکاح کے لغوی معنے لیں یعنی جماع۔ پس معنے یہ ہوں گے، کہ بدکار عورت سے ناجائز تعلقات بدکار مرد یا مشرک رکھ سکتا ہے۔ ایمانداروں کے پاس تو بدکاری حرام ہے۔ اسوقت ذٰلِكَ کا اشارہ زنا کی طرف ہوگا۔

(۵) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اے ایماندارو! جب تم سرگوشی کرنا چاہو رسول سے تو اس سرگوشی سے پہلے مسلمانوں کی کچھ مالی مدد کرو۔ خیر خیرات کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہت بہتر، پاک تر ہے۔ اگر تم نادار ہو، دینے کے لئے کچھ نہیں پاتے تو اللہ غفور و رحیم ہے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ آیت بعد کی آیت سے منسوخ ہے۔

مَیں عرض کرتا ہوں کہ اس آیت سے خیرات کی فرضیت کب نکلتی ہے؟ اس میں تو خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ہے۔ خیرات وطہارتِ صدقہ ناقابل نسخ ہے۔ اسمیں یہ بھی تو ہے کہ اگر تم نادار ہو تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ حضرت کے زمانہ میں بعض نادان اپنی عزت اور بڑائی ثابت کرنے کو سرگوشی کیا کرتے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بات کچھ اہم نہ ہوتی۔ تو حکم دیا گیا کہ مسلمانوں کی مالی امداد کر کے خود کو پہلے ہمدرد مسلمین تو ثابت کرو پھر پیغمبر سے سرگوشی کرنے کا ارادہ کرنا۔ پیسہ تو ہاتھ سے نہیں نکلتا اور راز کی باتیں پیغمبر کو سنانے کا دعویٰ۔ بعد کی آیت میں ہے کہ اگر پیسہ خیرات نہیں کرتے، تو نماز زکوٰۃ وغیرہ نیک کاموں سے اپنے نیک ہونے کا ثبوت دو، پھر پیغمبر سے سرگوشی کرنا۔

صاحبو! اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو فرعون کی تبلیغ کے متعلق فرمایا وَقُولَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا یعنی فرعون سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرو۔ اسی طرح حبیب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ یعنی بہترین طریقے سے منکرین سے مناظرہ کرو، ان کو سمجھاؤ۔ ان مفسرین کے پاس آیتِ سیف اور یہ آیت اور ایسی آیتیں جو دشمنوں سے مراعات وحسنِ کلام پر دلالت کرتی ہیں سب منسوخ ہیں، انکو خیال کرنا چاہیئے، کہ جنگ کا وقت اور ہوتا ہے، اور تبلیغ وتعلیم کا وقت جدا۔ حسنِ کلام وحسنِ سلوک کا حکم ہرگز منسوخ نہیں ہو سکتا۔ جنگ کرنا خلاف شرافت نہیں، مگر بدگوئی بے شک خلاف تہذیب ہے، اسلام کو بدنام نہ کرو، اس کی تہذیب کو عیب نہ لگاؤ۔

اس سے زیادہ ظلم ان مفسرین کے پاس ایک اور ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بعض آیتیں تھیں تو قرآن کی، مگر انکے پڑھنے کا اب حکم نہیں۔ اور ایسی آیت کو ثابت الحکم اور منسوخ التلاوت کہتے ہیں۔ مثلاً اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا یعنی بوڑھا اور بڑھیا زنا کے مرتکب ہوں تو انکو سنگسار کردو محصن ومحصنہ یعنی شادی شدہ کی سنگساری کا حکم سابقہ مذاہب میں تھا۔ اسلام نے اسکو باقی رکھا، کوئی تازہ حکم نہیں دیا۔ مگر غیر شادی شدہ کے لئے حکم جَلْد یعنے دُرّے مارنے کا دیا۔

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ میں الف لام عہدی ہے۔ اس سے غیر محصن وغیر محصنہ مراد ہیں۔ قرآن کے غیر محفوظ ہونے کا الزام یہود اور ابنائے یہود کے دسائس سے ہے۔ اس جگہ میں بعض سادہ دل علماء آجاتے ہیں۔ ذرا یہ بھی غور کرو، شیخ کے معنے بڈھے کے ہیں یا شادی شدہ کے؟ جوان بھی شادی شدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو سکتا ہے، اور بوڑھا بھی غیر شادی شدہ رہ سکتا ہے۔ پھر شیخ کے معنے شادی شدہ کے لینا زبردستی ہے۔ اچھا شیخ کا مؤنث عَجُوْزٌ ہے یا شَیْخَۃٌ۔ اَنَا عَجُوْزٌ وَّھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا۔ شَیْخَۃ کا لفظ کسی شعر میں، کسی کتاب میں نہیں۔ میں اسکو قرآن شریف پر ظلم سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف متواتر ہے۔ اس سے ایک لفظ زیادہ نہیں، ایک لفظ کم نہیں۔ یقتیر کو قرآن مجید بروایت عام کوفی حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب، رضی اللہ عنہم سے جو رب کے سب حفاظ تھے، متواتر طریقہ پر پہنچا۔ اِس معتبر و متواتر روایت کے خلاف فقیر ایک لفظ بھی غیر متواتر، آحاد کا سننا نہیں چاہتا۔ قرآن شریف کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے منافقوں نے یہ فتنے پیدا کئے۔ مگر کوئی ان سے پوچھے کہ ایک روایت کی تو تصیحح کرو، متواتر تو کجا خبر آحاد سے بھی قرآن کے خلاف ایک حکم کا ثبوت ممکن نہیں۔ قرآن شریف محفوظ ہے ابتدا سے ابتک۔ حفاظ اور قراء اس کے تواتر کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس متواتر کے مقابلہ میں کوئی روایت، کوئی دعویٰ ناقابل اعتنار ہے۔ جس کی خدا حفاظت کرے، اسمیں کسی کی مقدور نہیں کہ کچھ تحریف کر سکے۔

اللہ تعالیٰ ان دسائس اور ان وساوس سے مسلمانوں کو بچائے۔ آمین۔

گذشتہ و موجودہ جنگ کیمتعلق پیشگوئیاں

مندرجہ بالا عنوان سے جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لندن نے ایک بلند پایہ رسالہ تصنیف فرمایا ہے، اسمیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی گذشتہ اور موجودہ جنگ کیمتعلق اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں ساتھ ہی موجودہ جنگ کے بارہ میں انگلستان کے نجومیوں اور سپر چولسٹوں یعنی روحانیت کے مدعیوں کی پیشگوئیوں کی حقیقت بھی بیان کی گئی ہے، کہ وہ کس طرح ہر مرحلہ پر جھوٹی نکلیں۔ یہ بہت اچھا علمی تقابل ہے، رسالہ کی اشاعت تبلیغی لحاظ سے بہت مفید ہے۔ یہ رسالہ زیر طبع ہے۔ کاغذ کی گرانی کے باعث نہایت محدود تعداد میں چھپوایا جائے گا۔ اس لئے آپ دس آنہ (۱۰/) کے ٹکٹ بھیجکر اس کی ایک کاپی محفوظ کرالیں ؛

پتہ :- مینیجر مکتبہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیحؑ پر ایک نئے مُعترض

مولوی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنے رسالہ "ترجمان القرآن" میں "تفہیم القرآن" کے عنوان سے قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ اور مختصر تفسیری نوٹ شائع کرنے کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ اس کے تازہ پرچہ میں آپ نے سورہ آل عمران کے چھٹے رکوع کی آیت وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ کا حسب ذیل ترجمہ کیا ہے :-

"جب اس نے کہا کہ اے عیسیٰ اب میں تجھ کو واپس لے لوں گا، اور تجھ کو اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ اور جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے (انکی معیت سے اور ان کے گندے ماحول میں ان کے ساتھ رہنے سے) تجھے پاک کر دوں گا اور تیری پیروی کرنیوالوں کو قیامت تک ان لوگوں پر بالادست رکھوں گا جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے۔"

اور اس پر یہ نوٹ لکھا ہے :-

"اصل میں لفظ مُتَوَفِّيْكَ استعمال ہوا ہے۔ تَوَفِّی کے اصل معنے لینے اور وصول کرنے کے ہیں۔ "روح قبض کرنا" اس لفظ کا مجازی استعمال ہے نہ کہ اصل معنے موضوع لہٗ۔ یہاں یہ لفظ انگریزی لفظ to recall کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی کسی عہدہ دار کو اس کے منصب سے واپس بلا لینا۔ چونکہ بنی اسرائیل صدیوں سے مسلسل نافرمانیاں کر رہے تھے، بار بار کی تنبیہوں اور فہمائشوں کے باوجود انکی قومی روش بگڑتی ہی چلی جا رہی تھی، پے در پے کئی انبیاء کو قتل کر چکے تھے، اور ہر اس بندۂ صالح کے خون کے پیاسے ہو جاتے تھے، جو نیکی اور راستی کی طرف انہیں دعوت دیتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر حجت تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے اور انہیں آخری موقعہ دینے کے لئے حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام جیسے دو جلیل القدر پیغمبروں کو بیک وقت مبعوث کیا، جن کے ساتھ مامور من اللہ ہونے کی ایسی کھلی کھلی نشانیاں تھیں، کہ ان سے انکار صرف وہی لوگ کر سکتے تھے جو حق وصداقت سے انتہا درجہ کا عناد رکھتے ہوں اور حق کے مقابلہ میں جن کی جسارت وبیباکی حد کو پہنچ چکی ہو۔ مگر بنی اسرائیل نے اس آخری موقعہ کو بھی ہاتھ سے کھو دیا، اور صرف اتنا ہی نہ کیا کہ ان دونوں پیغمبروں کی دعوت رد کر دی، بلکہ ان کے ایک رئیس نے علی الاعلان حضرت یحییٰ جیسے بلند پایہ انسان کا سر ایک رقاصہ کی فرمائش پر قربان کر دیا۔ اور ان کے علماء و فقہاء نے سازش کر کے حضرت عیسیٰ کو رومی سلطنت سے سزائے موت دلوانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کی فہمائش پر مزید وقت اور قوت صرف کرنا بالکل فضول تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو واپس بلا لیا، اور قیامت تک کے لئے بنی اسرائیل پر ذلت کی زندگی کا فیصلہ لکھ دیا۔

یہاں یہ بات اور سمجھ لینی چاہیئے کہ قرآن کی یہ پوری تقریر دراصل عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیت مسیح کی تردید واصلاح کے لئے ہے، اور عیسائیوں میں اس عقیدہ کے پیدا ہونے کے اہم ترین سبب حضرت مسیح کی اعجازی ولادت اور ان کے صریح محسوس ہونے والے معجزات کے بعد انکا آسمان کی طرف اٹھایا جانا ہے، جس کا ذکر صاف الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ اگر عیسائیوں کی یہ روایت غلط ہوتی، تو ان کے عقیدۂ الوہیت کا اس سے بہتر کوئی رد نہ ہو سکتا تھا، کہ ان سے صاف الفاظ میں کہا جاتا، کہ جسے تم الٰہ اور ابن اللہ بنا رہے ہو وہ مر کر مٹی میں مل چکا ہے، مزید اطمینان چاہتے ہو تو فلاں مقام پر جا کر اس کی قبر دیکھ لو۔ لیکن ایسا کرنے کی بجائے قرآن صرف یہی نہیں کہ انکی موت کی تصریح نہیں کرتا، اور صرف یہی نہیں کہ ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے، جو زندہ اٹھائے جانے کے مفہوم کا کم از کم احتمال تو رکھتے ہی ہیں، بلکہ عیسائیوں کو الٹا یہ بتا دیتا ہے کہ مسیح سرے سے صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے، یعنی وہ جس نے آخری وقت میں "ایلی ایلی لما شبقتانی" کہا تھا اور وہ جس کی صلیب پر چڑھی ہوئی حالت کی تصویر تم لئے پھرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو وہ مسیح نہ تھا، مسیح کو تو اس سے پہلے ہی خدا نے اٹھا لیا تھا۔ اس پر بھی جو لوگ قرآن کی آیات سے مسیح کی وفات کا مفہوم نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ دراصل یہ ثابت کرتے ہیں کہ اللہ میاں کو صاف سُلجھی ہوئی عبارت میں اپنا مطلب ظاہر کرنے تک کا سلیقہ نہیں ہے۔ اعاذنا اللہ من ذٰلک "

جماعت احمدیہ نے گذشتہ پچاس سال کے عرصہ میں بسلسلہ مسئلہ وفات مسیحؑ لفظ توفّی کے معنوں کی جسقدر وضاحت کی ہے وہ طبقہ اہلِ علم سے مخفی نہیں۔ یہی وہ لفظ ہے، جس پر حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے عقیدہ کی بنیاد ہے۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب کی اس سے ناواقفیت قابل تعجب ہے۔ اگر وہ اس سے واقف ہوتے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ آیت یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کا وہ ترجمہ اور تفسیر کبھی نہ لکھتے جو ہم نے اوپر نقل کی ہے۔

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس ضمن میں ایک انعامی اشتہار بھی مدت سے شائع شدہ ہے، جس میں حضور نے چیلنج کیا ہے، کہ توفّی کے معنی قبض روح کے سوا اور کچھ نہیں۔ اگر ان معنوں کے علاوہ اس لفظ کے کوئی اور معنے ثابت کر دئے جائیں تو ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ وہ چیلنج اپنے اصل الفاظ میں یہ ہے :-

" تمام مسلمانوں پر واضح ہو کہ کمال صفائی سے قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا ہے کہ درحقیقت حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ... فوت ہو چکے ہیں ... باایں ہمہ بعض علماء وقت کو اس بات پر سخت غلو ہے کہ مسیح ابن مریم فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہی آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور حیات جسمانی دنیوی کے ساتھ آسمان پر موجود ہے۔ اور نہایت بے باکی اور شوخی کی راہ سے کہتے ہیں، کہ توفّی کا لفظ جو قرآن کریم میں حضرت مسیحؑ کی نسبت آیا ہے اس کے معنے وفات دینا نہیں ہے بلکہ پورا لینا ہے۔ یعنی یہ کہ روح کے ساتھ جسم کو بھی لے لینا۔ مگر ایسے معنے کرنا ان کا سراسر افترا ہے۔

قرآن کریم کا عموماً التزام کے ساتھ اس لفظ کے بارے میں یہ محاورہ ہے، کہ وہ لفظ قبض روح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وفات دینے کے معنوں پر ہر ایک جگہ اس کو استعمال کرتا ہے۔ یہی محاورہ تمام حدیثوں اور جمیع اقوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا ہے۔ جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور زبان عربی جاری ہوئی ہے، کسی قولِ قدیم یا جدید سے ثابت نہیں ہوتا، کہ توفّی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ بلکہ جہاں کہیں توفّی کے لفظ کو خدا تعالیٰ کا فعل ٹھیرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنے پر آیا ہے، نہ قبض جسم کے معنوں میں۔ کوئی کتاب لغت کی اس کے مخالف نہیں۔ کوئی مثَل اور قول اہل زبان کا اس کے مغائر نہیں۔ غرض ایک ذرہ احتمال مخالف کی گنجایش نہیں۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو، وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر اطلاق پا گیا ہے، یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے، تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا۔ اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۵ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

ہم یہ چیلنج سالہا سال سے علماء عرب و عجم کے سامنے پیش کر رہے ہیں، مگر آج تک کسی کو اس کے قبول کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔ مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب اگر پہلے اس چیلنج سے بیخبر تھے، تو امید ہے کہ وہ اب اس پر توجہ فرمائیں گے، اور ان کا علمی دنیا پر بہت بڑا احسان ہو گا، اگر وہ مذکورہ بالا امور میں توفّی کے معنے قبض روح کے سوا کچھ اور ثابت کر دیں۔

قرآن مجید میں توفّی کا لفظ جس صورت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہے، اسمیں اس کے معنے سوائے قبض روح کے اور کوئی نہیں ہو سکتے۔ یہ لفظ دو جگہ ان کے حق میں وارد ہوا ہے۔ ایک تو سورۂ آل عمران کی اسی مندرجہ بالا آیت میں، اور دوسرے سورۂ مائدہ کے آخری رکوع کی آیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ ہیں۔ اور ان دونوں مقامات میں یہ لفظ باب تفعل سے ہے، اور اس کا فاعل اللہ تعالیٰ اور مفعول بہٖ انسان یعنی حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ اور جہاں یہ صورت ہو وہاں اس لفظ کے معنے قبض روح کے سوا اور کچھ نہیں ہوتے۔ دنیا کی کسی عربی لغت کو اُٹھا کر دیکھ لیجئے، اس میں تَوَفَّی اللّٰہُ فُلَانًا کے معنے قَبَضَ رُوْحَہٗ ہی لکھے ہوں گے، اس کے سوا اور کوئی معنے ہرگز نہ ہوں گے۔ پس توفّی کے معنے اَور صورتوں میں خواہ کچھ ہوں، لیکن جس صورت میں یہ لفظ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہے اِس صورت میں اس کے معنے قبض روح کے سوا اَور کچھ نہیں۔ اگر کچھ اور معنے بھی ہوتے، تو لغتِ عرب میں یہ لفظ کہیں ان معنوں میں بھی ضرور استعمال ہوا ہوتا۔ لیکن واقعہ یہ ہے، کہ یہ لفظ قبضِ روح کے سوا کسی اور معنے میں کبھی استعمال نہیں ہوا۔ پس کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اِن دونوں مقامات میں لفظ توفّی کے معنے قبض روح کے سوا کچھ اَور ہیں۔

یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لینی اور یاد رکھنی چاہئے، کہ ہمیں توفّی کے معنی پورا لینے وغیرہ بھی ہونے سے انکار نہیں، جس بات سے ہمیں انکار ہے، وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں یہ لفظ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے جس صورت میں واقع ہوا ہے (اور وہ صورت ہم اوپر ظاہر کر چکے ہیں) اس صورت میں اس کے معنی قبض روح کے سوا کچھ اَور بھی ہو سکتے ہوں۔ قرآن مجید میں یہ لفظ اِن دو مقامات کے علاوہ مذکورہ بالا صورت میں ۲۳ جگہ اَور بھی وارد ہوا ہے، مگر کسی ایک جگہ بھی قبض روح کے سوا کسی اور معنے میں وارد نہیں ہوا۔ اسی طرح احادیث میں بھی یہ لفظ بڑی کثرت سے آیا ہے، اور ہر جگہ اس کے معنے قبض روح کے ہی کئے جاتے ہیں، کوئی اور معنے کہیں بھی نہیں کئے جاتے۔ پھر عربی زبان کی نظم و نثر میں بھی جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے، قبض روح ہی کے معنی میں آیا ہے، ایک جگہ بھی کسی اور معنی میں نہیں آیا۔ پس جب آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ شریفہ اور عربی زبان کی تمام نظم و نثر میں یہ لفظ قبض روح کے معنے میں استعمال ہوا ہے، ان کے سوا کسی اور معنی میں کبھی استعمال نہیں ہوا، تو حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں اس کے معنی قبض روح کے سوا کچھ اَور کس طرح ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام بخاری نے بھی اس لفظ کے یہی معنے کئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے چھٹے پارہ کی آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کی تفسیر کرتے ہوئے تیسرے پارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ عدمِ نسخ قرآن

(از جناب مولانا محمد عبد القدیر صاحب صدیقی قادری حیدر آباد دکن)

من حیث الجماعت تو مسلمانوں میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے، جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق قرآن مجید میں کسی قسم کے نسخ کو جائز نہیں سمجھتی۔ مگر انفرادی طور پر اب دوسرے مسلمانوں کا تعلیم یافتہ اور سمجھدار طبقہ بھی قرآن مجید میں عدم نسخ کا قائل ہوتا جارہا ہے۔ اِدھر گذشتہ چند سال میں مسلمانوں کی طرف سے قرآن مجید پر جو لٹریچر شائع ہوا ہے، اس میں ناسخ ومنسوخ کے عقیدہ کی بالعموم تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں جو نئی دو کتابیں شائع ہوئی ہیں، اور جنہیں مسلمان پریس نے بڑی اہمیت دی ہے، ان میں بھی قرآن مجید میں عدم نسخ ہی کا عقیدہ پیش کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا کتابوں میں سے ایک "تاریخ افکار وسیاسیاتِ اسلامی" مصنفہ جناب عبد الوحید خاں صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہے، جو لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے، اور دوسری "مجموعہ مقالاتِ علمیہ" شائع کردہ مجلس ادارت حیدر آباد اکاڈیمی ہے۔ اوّل الذکر کتاب پر بہت سے مشہور اہل علم وقلم مسلمانوں کی تقریظیں اور پیش لفظ اور تعارف بھی اس کے ساتھ شامل ہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں، کہ اس کے مضامین سے ان سب اصحاب کو اتفاق ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۰۹ سے صفحہ ۲۱۲ تک "مسئلہ نسخ قرآن" پر بحث کی گئی ہے۔ مؤخر الذکر کتاب میں چھ اہل علم اصحاب کے چھ علمی مقالے درج ہیں، جو انہوں نے حیدر آباد اکاڈیمی کے "علمی ہفتہ" کی مجالس میں پڑھ کر سنائے۔ ان میں سے ایک مقالہ جناب مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی قادری سابق صدر شعبۂ دینیات کلیۂ جامعۂ عثمانیہ حیدر آباد دکن کا "عدم نسخ قرآن" پر ہے۔ اس میں اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی آیت یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ بھی نقل کی ہے، تا یہ ظاہر کریں کہ دونوں آیتوں کے الفاظ میں قبض روح ہی مراد ہے، اور پھر اسی پر بس نہ کرکے حضرت ابن عباس رضؓ کا قول مُتَوَفِّیْکَ مُمِیْتُکَ درج کر دیا ہے، تا اچھی طرح واضح ہو جائے کہ دونوں آیتوں یعنی فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ اور یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ سے جو انہوں نے قبض روح مراد لیا ہے، حضرت ابن عباس رضؓ کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر زیر تفسیر سورہ مائدہ) اور علامہ زمخشریؒ نے اپنی تفسیر کشاف میں زیر آیت یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ لکھا ہے، اِنِّیْ مُمِیْتُکَ حَتْفَ اَنْفِکَ یعنی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے معنے یہ ہیں کہ میں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا۔

سورۂ آل عمران میں اوّل تو حضرت مریم علیہا السلام کو ایک جلیل القدر فرزند یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت دیئے جانے کا ذکر اور ان کے صفات و کمالات کا بیان کیا گیا ہے، پھر ان کے ظہور اور یہود کی ان سے مخالفت کا ذکر فرما کر یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح یہود نے اُنکو قتل کرنے کا منصوبہ کیا تھا، اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے انکے منصوبہ کو خاک میں ملا دیا۔ اسی کے ضمن میں اُس وعدہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے یہود کی سازش قتل کے مقابلہ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے کیا تھا کہ تیرے مخالف تجھ کو قتل نہیں کر سکیں گے، بلکہ میں تجھکو طبعی طور پر وفات دوں گا۔ اور سورۂ مائدہ میں اس وعدہ کے پورا ہونے کا ان الفاظ میں ذکر ہے، فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا یہ قول اُس سوال کا جواب ہے جو سورۂ مائدہ کے اسی رکوع میں آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ سے پہلے درج ہے کہ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عیسائیوں کو مجرم گرداننے کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے یہ سوال کرے گا، کہ کیا تم نے ان لوگوں سے کہدیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود بنا لو اللہ کے سوا؟ حضرت عیسٰی علیہ السلام اس سوال کے جواب میں عرض کریں گے، کہ میں نے تو ان سے ایسا نہیں کہا اور نہ میری زندگی میں انہوں نے یہ عقیدہ رکھا، میں انکی نگرانی کرتا رہا، یہ تجھی کو معبود سمجھتے تھے۔ لیکن جب تو نے اپنے وعدہ کے مطابق مجھے طبعی طور پر وفات دے دی،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو پھر تو ہی ان کا نگران تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس جواب سے ظاہر ہے کہ انکی وفات اُنکو اور اُن کی ماں کو معبود بنائے جانے سے پہلے حسب وعدہ الٰہی طبعی طور پر ہو چکی تھی، اور عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ اور اُن کی والدہ کو اللہ سمجھنے کا جو عقیدہ فی زمانہ پھیلا ہوا ہے وہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد پیدا ہوا اور پھیلا ہے۔

پس آیت شریفہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي نص صریح ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی وفات پر۔ بایں ہمہ مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ "قرآن انکی موت کی تصریح نہیں کرتا" ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس سے زیادہ تصریح اور کس طرح کیجاتی؟ جتنی تصریح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر قرآن مجید میں ہے، اس سے زیادہ تصریح سے اور کس نبی کی وفات کا ذکر کیا گیا ہے؟ بہت سے انبیاء کی وفات کا تو ذکر ہی نہیں کیا گیا، نہ تصریح سے نہ بغیر تصریح کے، اور جن انبیاء کی وفات کا ذکر کیا گیا ہے، وہ صرف چند ہیں، اور انہیں سے ایک حضرت مسیح علیہ السلام بھی ہیں۔

مولانا ابوالاعلیٰ صاحب لفظ توفیّ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

"اس لفظ کے معنے لینے اور وصول کرنے کے ہیں، روح قبض کرنا اس لفظ کا مجازی استعمال ہے نہ کہ اصلی معنی موضوع لہٗ، یہاں یہ لفظ انگریزی لفظ to recall کے معنی میں استعمال ہوا ہے، یعنی کسی عہدہ دار کو اس کے منصب سے واپس بُلا لینا"۔

ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم کو لفظ توفیّ کے ان معنوں سے انکار نہیں۔ اور ہم پھر لکھتے ہیں کہ "توفیّ" کے معنے لینے اور وصول کرنے کے بھی ہیں۔ جب کسی غیر ذی روح چیز کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جائے تو اس کے معنے لینے کے بھی ہو سکتے ہیں، اور وصول کرنے کے بھی، لیکن یہ لفظ جب خدا کے فاعل اور کسی انسان کا نام لے کر اس کے مفعول بہ قرار دئے جانے کی حالت میں استعمال کیا گیا ہو تو پھر اس کے معنی موت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتے، اور لے لینے کا مفہوم اس حالت میں بھی مفقود نہیں ہو جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ موت کی حالت میں روح لے لیجاتی ہے اور جسم چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کتب لغت میں لکھا ہے۔ اَلتَّوَفِّیْ اَخْذُ الشَّیْءِ وَافِیًا وَالْمَوْتُ نَوْعٌ مِّنْہُ یعنی توفّی کسی چیز کے پورا پورا لے لینے کو کہتے ہیں، اور موت اسکی ایک نوع ہے۔ اس لحاظ سے جب لفظ توفّی کسی غیر ذی روح چیز کے لئے استعمال کیا گیا ہو، تو اس کے معنی ضرور پورا پورا لے لینے کے ہوں گے۔ لیکن جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں کسی انسان کا نام لے کر استعمال ہو تو پھر اس کے معنی موت کے ہوتے ہیں، بجز موت کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ ہاں پورا لئے جانے کا مفہوم موت کے معنے میں بھی برقرار رہتا ہے، کیونکہ انسان جسم و روح دو چیزوں سے مرکب ہے، موت کی حالت میں جسم یہیں رہ جاتا ہے، اور روح لے لیجاتی ہے۔ اور روح کے پورا پورا لئے جاتے ہی کا دوسرا نام موت ہے۔

آیت شریفہ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰٓی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ روحوں کو دو طرح قبض کیا کرتا ہے۔ ایک موت کے وقت، دوسرے سونے کے وقت۔ پھر جن روحوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے انکو تو روک لیتا ہے واپس نہیں کرتا۔ اس کا نام قبضِ تام یا پورا پورا لے لینا ہے۔ اور جن روحوں کو سونے کے وقت قبض کرتا ہے انکو واپس کر دیتا ہے۔ اور یہ قبض ناقص یا ادھورا لینا ہے۔ لیکن قبض تام ہو یا قبض ناقص دونوں صورتوں میں قبض کا تعلق صرف روح کے ساتھ ہوتا ہے۔ جسم کے ساتھ قطعاً نہیں ہوتا۔ یعنی صرف روح قبض کیجاتی ہے جسم ہرگز قبض نہیں کیا جاتا۔ ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کیجا سکتی جس میں یہ لفظ قبض جسم یا قبض جسم و روح دونوں کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔ نہ قرآن مجید سے نہ حدیث شریف سے اور نہ کلام نثر و نظم قدیم و جدید عرب سے۔

مولانائے موصوف کا ارشاد ہے کہ روح کا قبض کرنا اسی (لفظ توفّی) کا مجازی استعمال ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ مولانا اس استعمال کو مجازی کہہ لیں، لیکن یہ ایسا مجازی ہے کہ قرآن و حدیث میں کسی ایک جگہ بھی اسکو ترک کر کے مولانا کا اصل اور حقیقی استعمال اختیار نہیں کیا گیا۔ یعنی قرآن کریم اور احادیث شریفہ نے اس لفظ کے استعمال کو قبض روح کے معنے میں خاص کر لیا ہے، حتیٰ کہ ایک جگہ بھی کسی اور معنے میں استعمال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کیا۔ قرآن شریف میں علاوہ مقام متنازعہ کے ۲۳ جگہ یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ احادیث میں سینکڑوں جگہ پایا جاتا ہے لیکن کیا کوئی جگہ ایسی بھی ہے، کہ بصورت مذکورہ بالا یہ لفظ کسی اور معنی مثلاً قبض جسم یا قبض جسم مع الروح کے معنے میں استعمال کیا گیا ہو؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

ہم کو چاہیئے کہ کسی لفظ کے صحیح استعمال کا علم حاصل کرنے کے لئے قرآن و حدیث کو مقدم کریں۔ اور قرآن و حدیث نے کسی لفظ کو جن معنی میں استعمال کر لیا ہو، ایسا کہ اس کے سوا کسی اور معنی میں کبھی استعمال ہی نہ کیا ہو تو ہم ان معنوں کو قبول کر لیں۔ اگر ایسا نہ کریں تو پھر بڑا فساد برپا ہوگا۔ لیکن صرف یہی نہیں کہ قرآن و حدیث ہی نے لفظ توفی کو قبض روح کے معنے میں استعمال کیا ہے، بلکہ لغت میں بھی اس کے معنے جبکہ یہ لفظ خدا کا فعل ہونے کی حالت میں انسان کے لئے استعمال کیا گیا ہو، قبض روح کے ہی آتے ہیں۔ چنانچہ ہم اوپر دکھا چکے ہیں کہ صاحب کشاف علامہ زمخشری نے جو ماہرین زبان عرب میں نہایت ممتاز درجہ رکھتا ہے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کی تفسیر میں اِنِّیْ مُمِیْتُکَ حَتْفَ اَنْفِکَ لکھ کر بتا دیا ہے، کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے معنی یہ ہیں کہ میں تجھے طبعی موت دونگا۔ حَتْف لغت عرب میں موت کو کہتے ہیں اور اَنْف ناک کو۔ عرب میں قدیم سے یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ انسان کی جان ناک کی راہ سے نکلتی ہے۔ اس لئے طبعی موت کا نام انہوں نے حَتْفَ اَنْف رکھدیا۔ اور لسان العرب میں ہے۔ تُوُفِّیَ فُلَانٌ وَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ اِذَا قَبَضَ نَفْسَہٗ۔ یعنی جب یہ بولا جائے کہ تُوُفِّیَ فُلَانٌ یا یہ کہا جائے کہ تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تو اس کے صرف یہی معنے ہوں گے کہ فلاں شخص کی جان قبض کر لی گئی۔ اور تاج العروس میں ہے تُوُفِّیَ فُلَانٌ اِذَا مَاتَ۔ یعنی تُوُفِّیَ فُلَانٌ کسی شخص کی نسبت اسوقت کہا جائے گا جب وہ مر جائیگا۔ اور لسان العرب میں یہ بھی لکھا ہے کہ تَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا قَبَضَ نَفْسَہٗ۔ یعنی یہ فقرہ کہ تَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اس مقام میں بولا جائے گا جب خدا کسی کی روح قبض کرے گا۔ اور صحاح میں ہے۔ تَوَفَّاہُ اللّٰہُ قَبَضَ رُوْحَہٗ۔ یعنی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ کے یہ معنی ہیں کہ فلاں شخص کی روح خدا نے قبض کر لی۔

اب کیا یہ تعجب میں ڈالنے والی بات نہیں کہ مولوی ابو الاعلیٰ صاحب نے توفّی کے جن معنوں کے استعمال کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجازی استعمال قرار دیا ہے، قرآن مجید اور احادیث میں اول سے لیکر آخر تک ہر موقعہ اور ہر محل پر وہی استعمال پایا جاتا ہے۔ اور جن معنوں کو وہ اصلی اور حقیقی کہتے ہیں ان کے استعمال کا قرآن و حدیث میں کہیں نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ اور پھر مستند لغات میں بھی توفّی کے معنے جبکہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لیے استعمال کیا گیا ہو قبض روح کے ہی لکھے ہیں۔ کیا قرآن و حدیث کے اس طریق عمل سے یہ ظاہر نہیں ہو جاتا، کہ مولوی صاحب موصوف . . . . . خواہ اس کا نام مجازی استعمال رکھیں یا اور کچھ، مگر قرآن مجید اور حدیث شریف میں بصورت مذکورہ توفّی کا لفظ قبض روح کے سوا کسی اور معنی میں استعمال ہی نہیں کیا گیا۔

مولوی صاحب نے یہ تو تسلیم کیا ہے، کہ لفظ توفّی کا استعمال قبض روح کے معنوں میں ہوتا ہے، لیکن آپ نے اسکو مجازی کہہ کر یہ ظاہر کیا ہے کہ آیت شریفہ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ الخ میں لفظ توفی کو اس کے اصل معنوں میں استعمال کرنا چاہیئے، تا اس کا استعمال حقیقی استعمال بن جائے۔ آپنے اس لفظ کے اصل معنے لینے اور وصول کرنے کے لکھے ہیں۔ اور ان معنوں کے لحاظ سے آیت موصوفہ کا ترجمہ یہ ہوتا ہے، کہ "اے عیسٰی میں تجھ کو لُوں گا اور تجھ کو اپنی طرف اٹھا لوں گا۔" یا "تجھ کو وصول کروں گا۔ اور تجھ کو اپنی طرف اٹھا لوں گا۔" اور چونکہ ترجمہ کی ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت خود آپکو بھی دل نشین نظر نہ آئی، اس لئے آپ نے لفظ توفی کا ایک انگریزی لفظ کے معنے میں مستعمل ہونا ظاہر فرمایا، جس کے معنے یہ بتائے کہ "کسی عہدہ دار کو اس کے منصب سے واپس بلا لینا۔" اور اس انگریزی لفظ کے معنوی سہارے سے آیت شریفہ کا ترجمہ یہ کیا، کہ "اے عیسٰی! اب میں تجھ کو واپس لے لوں گا، اور تجھ کو اپنی طرف اٹھا لوں گا۔" مولوی صاحب نے لفظ توفی کے استعمال کو حقیقی استعمال بنانے کے لئے جو کوشش فرمائی ہے، وہ بھی اہل نظر کے سامنے ہے، اور اس کوشش کے بعد آیت شریفہ کا جو ترجمہ کیا ہے، وہ بھی پیش نظر ہے۔

اگر جناب مولوی صاحب لفظ توفّی کا انگریزی لفظ To recall کے معنے میں مستعمل کیا جانا بتائے بغیر آیت یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ کا ترجمہ لکھدیتے، تو پڑھنے والوں کو یہی خیال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا، کہ مُتَوَفِّیْكَ کا ترجمہ "واپس لے لوں گا" کرنے سے مولوی صاحب کی مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر واپس بلا لینے کا وعدہ کیا تھا، اور اس وقت انکو یہ بات کھٹکتی، کہ آسمان پر واپس لے لینے کا وعدہ تو اُس حالت میں کیا جا سکتا تھا، جب کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے بھیجے بھی گئے ہوتے، لیکن وہ آسمان سے نہیں آئے تھے، اس لئے آسمان پر واپس لے لینے کا وعدہ درست نہیں ہو سکتا۔

پس مُتَوَفِّیْكَ کا یہ ترجمہ بھی کہ واپس لے لوں گا یہ درست نہیں۔ مگر مولوی صاحب نے یہ بتا کر کہ اللہ تعالیٰ نے مُتَوَفِّیْكَ میں لفظ توفی ایک انگریزی لفظ کے معنے میں استعمال کیا ہے، جس کے معنی کسی عہدہ دار کو اس کے منصب سے واپس بُلا لینے کے ہیں، بات بالکل صاف کر دی ہے، اور اس سے بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر ہو گیا، کہ مُتَوَفِّیْكَ کا ترجمہ واپس لے لوں گا کرنے سے آپ کی یہ مراد نہیں کہ الفاظ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ میں حضرت عیسیٰؑ سے آسمان پر واپس لے لئے جانے کا وعدہ کیا گیا تھا، بلکہ مراد یہ ہے، کہ انکو ان کے منصب سے واپس لے لینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ قطع نظر اس سے کہ یہ مراد ایک انگریزی لفظ کے معنے کا سہارا لے کر یعنی اللہ تعالیٰ کو لفظ توفی کا اس انگریزی لفظ کے معنے میں استعمال کرنے والا قرار دے کر ظاہر کی گئی ہے، اور قطع نظر اس سے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا منشاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُن کے منصب سے واپس لے لینے کا تھا، تو گیا یہ منشاء ظاہر کرنے کے لئے عربی زبان میں کوئی اور الفاظ نہیں تھے، کہ اس نے توفّی کا لفظ استعمال کیا جو قبض رُوح اور وفات دینے کے سوا کسی اور معنی میں استعمال ہی نہیں ہوتا، اور پھر جناب مولوی صاحب کو یہ بتانے کی ضرورت پیش آئی، کہ اللہ تعالیٰ نے لفظ توفی ایک انگریزی لفظ کے معنے میں استعمال کیا ہے، مولوی صاحب کے ترجمہ سے ایک یہ مشکل پیدا ہو گئی ہے، کہ کسی کو اس کے منصب سے واپس لے لینے کا مطلب تو یہ ہوتا ہے، کہ وہ اس منصب پر برقرار نہیں رکھا گیا، اور ظاہر ہے، کہ حضرت مسیح علیہ السلام منصب نبوّت پر فائز تھے، تو کیا توفی کے بعد وہ منصبِ نبوت سے واپس لے لئے گئے اور نبی نہیں رہے؟

موجودہ زمانہ کے علماء لفظ توفی کے معنے بھر پور لینے اور پورا پورا لے لینے کے کرتے رہے ہیں تا حضرت عیسیٰؑ کی روح وجسم دونوں کا لیا جانا ظاہر ہو، اور اس سے انکی زندگی پائی جائے لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا ابوالاعلیٰ صاحب کے معنوں سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ان علماء کے معنی صحیح نہیں تھے، یعنی اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ کے الفاظ میں حضرت عیسیٰؑ سے بھرپور لینے یا پورا پورا لینے کا وعدہ نہ کیا تھا، بلکہ ان الفاظ میں تو انکو ان کے منصب سے واپس لے لینے کا وعدہ کیا تھا، اور الفاظ رَافِعُكَ اِلَیَّ میں مع جسم زندہ آسمان پر اٹھا لینے کا۔

منصب سے واپس لے لینے کے متعلق تو مختصر ہم اوپر لکھ چکے ہیں، اور زندہ مع جسم آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق سردست اتنا ہی کہدینا کافی سمجھتے ہیں، کہ رَافِعُكَ اِلَیَّ کے الفاظ سے زندہ مع جسم آسمان پر اٹھا لینے کا مفہوم پیدا کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ رَافِعُكَ اِلَیَّ صرف دو لفظ ہیں اور ان کے معنے صرف یہ ہیں، کہ اٹھالوں گا تجھے اپنی طرف۔ چنانچہ مولوی صاحب نے بھی ان الفاظ کا ترجمہ یہی کیا ہے، لیکن تفسیری نوٹ میں وہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ مع جسم آسمان پر اُٹھائے جانے کا خیال بھی ظاھر کرتے ہیں۔ بحالیکہ ان دو الفاظ سے یہ مفہوم نکلنا تو درکنار پوری آیت شریفہ میں بھی ایسے الفاظ موجود نہیں، جن کے معنے زندہ، اور مع جسم، اور آسمان پر کئے جا سکتے ہوں۔ بلکہ مُتَوَفِّیْكَ کے بعد رَافِعُكَ اِلَیَّ کے الفاظ نہایت صراحت و وضاحت سے ظاہر کر رہے ہیں، کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰؑ کے اُسی رفع کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں کا بعد وفات اس کی طرف علیٰ قدرِ مراتب ہُوا کرتا ہے، نہ اُس موہوم رفع کا جو زندہ مع جسم آسمان پر ہُوا۔ کیونکہ آیت میں اِلَیَّ کا لفظ ہے نہ اِلَی السَّمَآءِ کا۔ اور اِلَیَّ کے معنے اپنی طرف کے ہیں نہ کہ آسمان کی طرف کے۔ اور اللہ کی طرف اٹھائے جانے کا مطلب کبھی زندہ مع جسم آسمان پر اٹھایا جانا نہیں ہُوا کرتا، بلکہ فوت ہو کر حسب مراتب قرب الٰہی پانا ہوتا ہے۔

اول تو آیت میں سماء کا لفظ موجود نہیں جو آسمان پر اٹھائے جانے کا وہم پیدا ہو سکے، لیکن اگر سماء کا لفظ موجود بھی ہوتا، تو بھی معنے زندہ آسمان پر اٹھا لئے جانے کے نہیں ہو سکتے تھے۔ کیونکہ جہاں آسمان پر اٹھا لئے جانے کا ذکر ہو وہاں بھی کسی کا زندہ مع جسم آسمان پر چلا جانا مراد نہیں ہوتا، بلکہ درجہ و مرتبہ پانا ہی مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے، کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (مسلم جلد ۲ ص ۳۲۲ مصری) یعنی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو اٹھاتا ہے۔ اور ایک حدیث میں رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بھی آتا ہے لیکن اس میں باوجود ساتویں آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر کئے جانے کے اس سے زندہ مع جسم آسمان پر اٹھا لیا جانا کوئی بھی نہیں سمجھتا۔ پس جبکہ حضرت عیسیٰ کے رفع کا ذکر کرنے سے پہلے یہ ذکر نہیں کہ زندہ ہونے کی حالت میں ان کا رفع ہوگا، بلکہ وفات پاکر رفع ہونے کا ذکر ہے۔ اور ان کے رفع کا ذکر کرنے کے بعد آسمان کی طرف رفع ہونے کا ذکر نہیں، بلکہ خدا کی طرف رفع ہونے کا ذکر ہے، تو کس طرح یہ سمجھا جا سکتا ہے، کہ وہ زندہ مع جسم آسمان پر چلے گئے، بلکہ یہی سمجھا جائے گا، کہ وفات پاکر اللہ کی طرف ان کا رفع ہوا ہے۔

مولوی صاحب نے اپنے تفسیری نوٹ میں یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ قرآن کی یہ پوری تقریر (جو آیات متذکرہ بالا میں کی گئی ہے) دراصل عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیت مسیح کی تردید و اصلاح کے لئے ہے۔ پھر آپ نے عیسائیوں میں اس عقیدہ کے پیدا ہونے کا اہم ترین سبب حضرت مسیح کی اعجازی ولادت اور ان کے صریح محسوس ہونے والے معجزات اور سب سے آخر میں اُن کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے واقعہ کو قرار دے کر بتایا ہے، کہ ان امور کا ذکر عیسائیوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے، کہ "اگر عیسائیوں کی یہ روایت غلط ہوتی، تو ان کے عقیدہ الوہیت کا اس سے بہتر کوئی ردّ نہ ہو سکتا تھا، کہ ان سے صاف الفاظ میں کہا جاتا، کہ جسے تم اِلٰہ اور ابن اللہ بنا رہے ہو وہ مر کر مٹی میں مل چکا ہے۔ مزید اطمینان چاہتے ہو تو فلاں مقام پر جا کر اس کی قبر دیکھ لو۔ لیکن ایسا کرنے کے بجائے قرآن صرف یہی نہیں کہ ان کی موت کی تصریح نہیں کرتا، اور صرف یہی نہیں کہ ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جو زندہ اٹھائے جانیکے مفہوم کا کم از کم احتمال تو رکھتے ہیں، بلکہ عیسائیوں کو اُلٹا یہ بتا دیتا ہے کہ مسیح سرے سے صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے۔ یعنی وہ جس نے آخری وقت میں "ایلی ایلی لما شبقتانی" کہا تھا، اور وہ جس کی صلیب پر چڑھی ہوئی حالت کی تصویر تم لئے پھرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو، وہ مسیح نہ تھا، مسیح کو تو اس سے پہلے ہی خدا نے اٹھا لیا تھا۔ اس پر بھی جو لوگ قرآن کی آیات سے مسیح کی وفات کا مفہوم نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ دراصل یہ ثابت کرتے ہیں کہ اللہ میاں کو صاف سُلجھی ہوئی عبارت میں اپنا مطلب ظاہر کرنے تک کا سلیقہ نہیں ہے۔ اعاذنا اللہ من ذالک۔"

مولوی صاحب کی اس تحریر کے متعلق، ہم یہ کہتے ہیں، کہ آپ نے قرآن مجید کی جس تقریر کو صرف عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیتِ مسیح کی تردید و اصلاح میں محدود کیا ہے وہ درحقیقت اسی ایک مسئلہ الوہیتِ مسیح کی تردید و اصلاح تک محدود نہیں، بلکہ اس کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اور غلط فہمیوں اور یہود و نصاریٰ کے باہمی اختلافاتِ عظیمہ کے فیصلہ پر بھی حاوی ہے، جو بحیثیت حَکَم ہونے کے قرآن کریم کا ایک مہتم بالشان کارنامہ ہے۔

جناب مولوی صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر صاف الفاظ میں عیسائیوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ بالکل صحیح ہے درحقیقت حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل عیسائی ہی ہیں، اور کسی قدر فرق کے ساتھ یہ مسئلہ عیسائیوں ہی سے مسلمانوں میں آیا ہے۔

جناب مولوی صاحب نے یہ بھی تسلیم کیا ہے، کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق عیسائیوں کی روایت غلط تھی، تو الوہیتِ مسیح کے عقیدہ کا ردّ اس سے بہتر ہو ہی نہیں سکتا تھا، کہ انکو وفاتِ مسیح منوائی، اور حضرت کی قبر بتا دیجاتی۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی بالکل درست ہے، عقیدہ الوہیتِ مسیح کا ردّ واقعی اس سے بہتر ہرگز نہیں ہو سکتا تھا کہ وفاتِ مسیح ثابت کیجاتی۔ اور ہم مولوی صاحب کو مژدہ سُناتے ہیں، کہ قرآن حکیم نے یہی ردّ عیسائیوں کے سامنے پیش بھی کیا ہے، لیکن اس طریقے سے نہیں جس طریقے سے مولوی صاحب نے خواہش ظاہر کی ہے۔ بلکہ اس طریقے سے جو قرآن حکیم کی شان کے شایاں تھا۔ آپ کی خواہش تو یہ تھی کہ عیسائیوں کو قائلِ موتِ مسیح بنانے کے لئے بالآخر ان کی قبر بتا دی جاتی۔ مگر اس کی مطلق ضرورت نہیں تھی۔ اوّل اس لئے کہ کسی کو فوت شدہ ثابت کرنا اس کی قبر بتا دینے پر منحصر نہیں۔ کیا جن بے شمار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء علیہم السلام کی قبروں کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہیں، وہ زندہ مانے جاتے ہیں؟ دوسرے الٰہی کر عیسائیوں کو حضرت مسیح کی قبر دکھا کر انکی موت کا قائل کرنا تو ایک فعل عبث تھا، کیونکہ حضرت مسیح کی موت اور ان کا قبر میں رہنا تو عیسائیوں کو خود ہی تسلیم تھا، اور انکی موت کی تصریح اور قبر کا ذکر آجتک بھی انجیل میں موجود ہے۔ قرآن حکیم نے الوہیت مسیح کے عقیدہ کو رد کرنے کے لئے حضرت مسیح کی وفات ہی کو پیش کیا ہے۔ مگر اس طرح کہ اس عقیدہ کے بطلان کے ساتھ ہی یہودیوں اور عیسائیوں کے اختلاف کا بھی فیصلہ ہو جائے، اور یہ بھی ظاہر ہو جائے کہ حقیقت الامر کیا ہے۔ چنانچہ ان سب امور کو ملحوظ رکھ کر فرمایا۔ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ یعنی پہلے حضرت مسیح کی طبعی موت ہوئی اور پھر ان کا رفع ہوا۔ اور یہ رفع جو موت کے بعد ہوتا ہے، جسم سمیت نہیں ہوا کرتا، بلکہ صرف روح کا رفع ہوتا ہے، جیسا کہ تمام دیگر انبیاء کا ہوا ہے۔

یہودیوں کا دعوٰی تھا، کہ ہم نے مسیح کو صلیب دے کر مار دیا، اور وہ اس سے نعوذ باللہ حضرت مسیح کے ملعون ہونے کا نتیجہ نکالتے تھے، کیونکہ توریت میں لکھا تھا، کہ جو صلیب کے ذریعہ مارا جائے، وہ ملعون ہوتا ہے۔ عیسائیوں کو یہ قدرت نہیں تھی کہ وہ یہودیوں کے اس دعوے کی تردید کر سکیں، کہ انہوں نے حضرت مسیح کو صلیب کے ذریعہ مار دیا ہے، کیونکہ ان کا صلیب پر چڑھایا جانا ایک ایسا واقعہ تھا جس سے انکار کی گنجائش نہیں تھی۔ اگر عیسائیوں کو حضرت مسیح کے صلیب پر چڑھائے جانے سے انکار کی ذرا بھی گنجائش ہوتی، تو وہ بغیر کسی ادنیٰ سے تامل کے پکار اٹھتے کہ مسیح کے صلیب پر چڑھا کر مارے جانے کا دعوی ہی غلط ہے۔ پھر ان کا ملعون ہونا کیسا؟ لیکن چونکہ یہ ایک حقیقتِ ثابتہ تھی کہ یہود نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا تھا، اس لئے وہ اس سے انکار نہ کر سکے، اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت مسیح صلیب کے ذریعہ موت پا کر ملعون تو ہوئے، لیکن صرف تین دن کے لئے۔ اس کے بعد زندہ ہو کر مع جسم آسمان پر چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان خیالات کی تردید کے لئے اول مسیح علیہ السلام کے حق میں مُتَوَفِّیْكَ کا لفظ استعمال فرما کر انکی صلیبی موت کی نفی فرمائی۔ اور بتایا کہ جب یہود نے انہیں صلیب پر چڑھا کر مارنے کی کوشش کی، تو ہم نے ان سے وعدہ کیا، کہ ہم تمہیں طبعی طور پر وفات دیں گے۔ اور پھر رَافِعُكَ اِلَیَّ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ پر ذرا تفصیلی بحث ہے، اس لئے ہم سے ناظرینِ "ریویو" کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے مگر ہم اس حقیقت کے اظہار سے رُک نہیں سکتے، کہ جماعتِ احمدیہ نے گذشتہ پچاس برس میں مسلمانوں کے افکار و تخیلات میں جو زبردست تبدیلی اور انقلاب برپا کیا ہے، اس کا یہ ایک کھلا ثبوت ہے، کہ اب قرآن مجید کے مختلف مسائل میں انکے ذی علم طبقہ کی رائے جماعت احمدیہ کے ساتھ متفق ہوتی جارہی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں، کہ وہ دن دور نہیں جب مسلمانوں سے تمام وہ خیالات و عقائد کُلّیۃً مٹ جائیں گے جو اسلام و قرآن کے لئے باعثِ ہتک ہیں۔ اور پھر ایک ایسا زمانہ آئیگا جب مسلمانوں کی نسل یہ خیال بھی نہ کرسکے گی، کہ ہمارے بزرگ اسلام و قرآن کے بارہ میں ایسے عقائد بھی رکھتے تھے۔ اور یہ احمدیت کی ایک کھلی فتح ہوگی۔

عالیجناب نواب اکبریار جنگ بہادر اطال اللہ بقاءہ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں جنکی کرمفرمائی کے نتیجہ میں ہمیں مذکورہ بالا دونوں کتابیں دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔ (ایڈیٹر)

نَسَخَ الشَّیْءَ یَنْسَخُہٗ نَسْخًا اَزَالَہٗ اس نے شے کو زائل کردیا۔ یُقَالُ نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ وَالشَّیْبُ الشَّبَابَ اَیْ اَزَالَہٗ دھوپ نے سایہ کو بڑھاپے نے جوانی کو زائل کردیا۔ وَنَسَخَتِ الرِّیْحُ اٰثَارَ الدِّیَارِ غَیَّرَتْھَا ہوا نے گھر کے آثار کو، کھنڈر کو متغیر کردیا۔ وَفُلَانٌ الشَّیْءَ اَبْطَلَہٗ اور فلاں نے اس شے کو باطل کردیا۔ وَاَقَامَ شَیْئًا اٰخَرَ مَقَامَہٗ اور ایک دوسری شے کو اسکی جگہ قائم کردیا۔

قرآن شریف کی آیتوں اور احکام کے منسوخ ہونے میں اختلاف ہے۔ قرآن شریف کے تمام ادیان و ملل اور جاہل اقوام کے رسوم و عادات و احکام کے ناسخ ہونے میں، انمیں تغیر پیدا کرنے میں نہ ہم کو نہ کسی اور کو کوئی اختلاف ہے۔ اِن مفسّرین کے اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا، کہ بعض کے پاس آیاتِ احکام میں سے آدھے ناسخ و منسوخ ہیں۔ چنانچہ اس موضوع پر بڑی بڑی کتابیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرما کر ملعون ہونے کی تردید فرمائی۔ کیونکہ لعنت اور رفع روحانی کے مفہوم آپس میں متضاد ہیں۔ اور مُتَوَفِّیْكَ کے بعد رَافِعُكَ اِلَیَّ رکھ کر ان کے جسمانی رفع کی تردید فرمائی۔ گویا نہایت مختصر الفاظ میں ایک طرف حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ذکر کر کے انکی الوہیت کا ابطال کیا، اور دوسری طرف یہود و نصاریٰ کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ فرما دیا۔ اب اہل نظر غور فرمائیں کہ ان سب باتوں کو بیان کرنے کے لئے اس سے زیادہ "سُلجھی ہوئی عبارت" کیا ہو سکتی تھی، جو قرآن مجید نے استعمال فرمائی ہے۔

سید ابو الاعلیٰ صاحب نے رَافِعُكَ اِلَیَّ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے کا جو احتمال نکالا ہے، وہ اس صورت میں کہ توفی کے معنے قبض روح ثابت ہو جائیں ہرگز قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں، قبض روح کے بعد رفع جسمانی نہیں بلکہ رفع روحانی ہوا کرتا ہے۔ پس اصل امر تنقیح طلب اس مسئلہ میں لفظ توفّی کے معنے ہیں۔ ہم اپنے اس دعویٰ کو بڑے زور سے پیش کرتے ہیں، کہ توفّی کے معنے بجز قبض روح اور کوئی نہیں۔ اگر کوئی شخص ہمارے اس دعویٰ کو صحیح نہیں سمجھتا تو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا چیلنج کا جواب دے، اور اپنی علمی فضیلت کا ثبوت پیش کرے۔

توفّی کے معنی کی وضاحت کے بعد وفات مسیح کا مسئلہ اتنا صاف ہو جاتا ہے کہ کوئی طالب حق اور انصاف پسند شخص حضرت مسیح علیہ السلام کی جسم عنصری کے ساتھ زندگی کا قائل نہیں رہ سکتا۔ اور اب تو عرب و مصر کے بڑے بڑے علماء بھی ان دلائل کی صحت کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، جو جماعت احمدیہ وفاتِ مسیح کے ثبوت میں پیش کرتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں علماء ازہر میں سے ایک بہت بڑے عالم جناب علامہ محمود شلتوت نے علی الاعلان اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے، اور ایک مفصل بیان میں یہ تسلیم کیا ہے، کہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے توفی کا جو لفظ وارد ہوا ہے، اس کے پیش نظر اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا، کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب کو غالباً ان امور پر اس سے قبل کبھی غور کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اب ان سب باتوں کو پیش کر کے ہم امید رکھتے ہیں، کہ آپ اپنے بیان پر نظر ثانی فرمائیں گے۔ علماء حق کا یہی دستور ہے کہ جب کسی مسئلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں انہیں اپنی رائے کی غلطی کا علم ہو جائے، تو وہ فوراً اس سے رجوع کر لیتے ہیں۔ اور اگر یہ نہیں تو ہم ان سے درخواست کرتے ہیں، کہ وہ اپنی "سلجھی ہوئی عبارت" میں توفی کے معنے بجز قبض روح کے کوئی اور بتائیں۔

اب جناب سید صاحب کی صرف ایک بات قابل جواب رہ گئی ہے، اور وہ یہ کہ آپ نے اپنے تفسیری نوٹ میں یہ ارشاد بھی فرمایا ہے، کہ خدا نے قرآن مجید میں عیسائیوں کو یہ بتایا ہے، کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے، بلکہ ان کے بجائے کوئی اور شخص صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ مگر اس کا کوئی ثبوت آپ نے پیش نہیں فرمایا۔ دوسرے علماء تو آیت شُبِّهَ لَهُمْ سے اس کا استدلال کرتے ہیں۔ اگر آپ کا استدلال بھی اسی آیت سے ہے، تو ہم عرض کریں گے کہ اپنا استدلال ذرا موجہ بیان فرمائیں۔ چونکہ آپکی طرف سے اس کی کوئی وضاحت نہیں ہوئی، اس لئے فی الحال اس پر کچھ مزید کہنا قبل از وقت ہے۔ ہاں اتنی گذارش ضرور کریں گے، کہ اگر یہی آیت آپکے پیش نظر ہے، تو اس آیت کے معنے کرتے ہوئے اسکی ترکیب نحوی کو نظر انداز نہ فرمائیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

پیشوایان مذاہب نمبر

رسالہ "ریویو" اردو کے پیشوایان مذاہب نمبر کے کچھ نسخے برائے فروخت موجود ہیں، اس میں مہاتما بدھؑ کنفیوشسؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت کرشنؑ اور حضرت باوا نانکؒ کی زندگیوں اور تعلیمات پر نہایت محققانہ روشنی ڈالی گئی ہے اس رسالہ کو تمام حلقوں میں نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

"ریویو" کے پرانے فائل

رسالہ "ریویو" کے پرانے فائل جنمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں جو کسی اور جگہ شائع نہیں ہوئے، قابل فروخت ہیں۔ ان فائلوں میں اور بھی بہت سے نہایت قیمتی مضامین ہیں۔ ہر احمدی کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیجئے۔ مکمل ۱۴ سال کی جلدیں خریدنے والوں سے خاص رعایت کی جائے گی۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند ایمان افروز واقعات

مرتبہ جناب ملک گل محمد صاحب پنشنر ریڈر حال قادیان

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف)

---

(۱) ایک دفعہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے ایام میں خاکسار کو رسائیدار خداداد خان صاحب مرحوم ساکن جمالی کے مکان پر ٹھیرنے کا موقعہ ملا۔ حضرت اقدسؑ کے متعلق ان سے باتیں ہوتی رہیں۔ انہوں نے ذکر کیا، کہ ایک روز وہ حضرت صاحب کے ہمراہ سیر کو اُس جانب گئے جہاں اب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت ہے۔ اور بھی چند دوست ہمراہ تھے۔ حضرت صاحب جب بورڈنگ ہائی سکول کی جگہ کے بالکل سامنے پہنچے (جہاں اُس وقت سب زمین خالی پڑی تھی اور جنگل ہی جنگل تھا)، تو کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے، کہ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا، مگر مجھے ہر شب خدا دکھاتا ہے کہ یہاں بلند مناروں والے مکانات بنے ہوئے ہیں، اور وہ مکان مرجع الخلائق بن رہے ہیں۔ رسائیدار صاحب یہ بات بیان کر کے کہنے لگے کہ اب اُسی جگہ پر سکول اور بورڈنگ کی شاندار عمارات ہیں۔ اور اسی جگہ جلسہ سالانہ کے لئے ہزارہا نفوس جمع ہو رہے ہیں، اور حضورؑ کی پیشگوئی ہر سال بڑی شان سے پوری ہوتی ہے۔

(۲) رسائیدار خداداد خاں صاحب مرحوم نے انہی ایام جلسہ سالانہ میں ذکر کیا، کہ ایک دن میں اور چند اور دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمراہ احمدیہ چوک کے شمال والی گلی میں سے جا رہے تھے، کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع ایک خادم کے رومی ٹوپی پہنے ہوئے اور آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لا رہے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام قریب پہنچے، تو آپ نے دریافت فرمایا۔ محمود! آنکھوں کا کیا حال ہے؟ آپ نے کچھ جواب دیا جو یاد نہیں رہا۔ اس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا، کہ جس محمود کی مجھے اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے، اگر تم وہی محمود ہو تو اللہ تعالیٰ خود تمہیں پڑھا دے گا، اتنی محنت کی ضرورت نہیں۔

(۳) ۱۹۲۴ء میں خاکسار سب ڈویژنل مجسٹریٹ خوشاب کا مثل خوان تھا۔ مسمی لالہ جواہر لال پٹواری ساکن کھبکی حال خوشاب نے مجھ سے ذکر کیا، کہ میری بیوی مرض بواسیر سے سخت نڈھال ہو گئی۔ ہر قسم کے ڈاکٹری و دیسی علاج کئے گئے۔ کوئی آرام نہ ہوا۔ آخر سب کی طرف سے مایوس ہو کر قادیان میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا واقعہ ہے۔ میں حضرت حکیم مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت اقدس کی خدمت میں مسجد مبارک میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حضرت صاحب سے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے ملاقات کرائی، اور قادیان میں تین یا چار روز ٹھیرا رہا۔ ہر روز حضور کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر زیارت کیا کرتا تھا، اور صحبت کا لطف اٹھاتا تھا۔ جب ملتا حضرت صاحب دریافت فرماتے، لالہ صاحب کھانا اچھا ملتا ہے؟ ہر روز میرے کھانے کے لئے ایک ہندو کے گھر سے تین چار قسم کا سالن پکا ہوا آیا کرتا تھا۔ میں حضرت کے دریافت کرنے پر عرض کرتا تھا، کہ حضور! میں نے تو ایسا عمدہ کھانا گھر میں بھی کبھی نہیں کھایا۔ اور جب میں حاضر خدمت عالیہ ہوتا، حضور بکمال شفقت مجھ سے مزاج پرسی فرمایا کرتے۔ مجھے قادیان آئے دن زیادہ ہو گئے۔ میں اپنی اہلیہ کو نہایت کمزور چھوڑ آیا تھا۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ میری غیر حاضری میں مر ہی نہ جائے۔ میں نے حضور کے روبرو حضرت مولوی صاحب سے کہا، کہ مجھے میری اہلیہ کے لئے دوائی عنایت فرمائیں۔ انہوں نے دہیں سے ایک چھوٹا سا پرزہ کاغذ کا لے کر اس پر تین ماشہ تارا میرا گائے کے دہی کے مٹھے کے ساتھ کھانے کی ہدایت لکھدی۔ جب وہ پرچہ میں نے پڑھا، تو اسکو معمولی چیز سمجھ کر تمسخر سمجھا، کیونکہ حضرت مولوی صاحب مجھ سے بہت بے تکلف تھے۔ اور کمال محبت و شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔ نیز میں حضرت اقدس کی مجلس میں بیٹھ کر آپکی ذرہ نوازی سے بے تکلف ہو گیا تھا۔ وہ پرچہ میں نے حضور کی خدمت میں پیش کیا، اور حضرت مولوی صاحب کی شکایت کی، کہ میں اتنی دور سے لاچار ہو کر علاج کے لئے آیا ہوں،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضرت مولوی صاحب نے مجھ سے یہ تمسخر کیا ہے۔ آپ نے پرچہ پر سے وہ دوائی پڑھ کر فرمایا۔ کہ مولویصاحب تمسخر نہیں کیا کرتے آپ دوائی اپنی اہلیہ کو کھلائیں ہم دعا کریں گے، آپ گھبرائیں نہیں وہ انشاء اللہ اچھی ہو جائیں گی۔ میں اسی روز قادیان سے روانہ ہو گیا، اور گھر پہنچکر بیوی کو دوائی دینی شروع کی۔ دوسرے یا تیسرے روز بواسیر سے بالکل آرام ہو گیا، اور ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ گویا کبھی بیمار ہی نہیں ہوئی۔

جب لالہ صاحب نے یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا تھا، انکی عمر ۶۰ سال کے قریب معلوم ہوتی تھی۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ سے نہایت محبت و اخلاص کا اظہار کیا کرتے تھے۔ مجھ سے حضور کا فوٹو لے گئے، اور گھر میں لٹکا کر اپنی برادری کے لوگوں کو دکھایا کرتے تھے۔ جن ایام میں مَیں خوشاب متعین تھا وہ ہمارے جلسوں میں آیا کرتے تھے، اور مخالفین میں یہ واقعہ بیان کیا کرتے تھے۔ حضورؑ کے مستجاب الدعوات ہونے اور اعلیٰ اخلاق کا ان پر بڑا گہرا اثر تھا۔

(۴۷) ایک دفعہ لالہ جواہر لل پٹواری مذکور نے مجھ سے بیان کیا، کہ رؤیا میں مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت ہوئی ہے، آپ نے مجھے فرمایا ہے، کہ لالہ صاحب ہم نے آپکو منیجر بنا دیا ہے۔ رؤیا ہی میں نے عرض کیا کہ مجھے موتیا بند کی وجہ سے نظر کچھ نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا، نظر درست ہو جاوے گی۔ پھر اس رؤیا سے چھ ماہ کے بعد لالہ جواہر لل صاحب نے آکر بیان کیا، کہ میں حضور کی اطلاع کے مطابق منیجر ہو گیا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ کس طرح؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے خاندان کا ایک آدمی فوت ہو گیا تھا، اس کا بہت سا روپیہ جمع تھا اور بچے نابالغ تھے۔ برادری نے مل کر فیصلہ کیا، اور مجھے ان نابالغ بچوں کا حساب کتاب و دیگر روپیہ سونپ دیا۔ اب میری نظر بھی اچھی ہے۔ اور میں ان کا حساب کتاب لکھا کرتا ہوں۔

خاکسار کو یاد ہے، کہ لالہ جواہر لل صاحب کو موتیا بند ہو جانے کی وجہ سے انعام دے کر ملازمت سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ مگر کئی سالوں کے بعد انکی نظر حضور کی دعا سے پھر درست ہو گئی۔ اور جو کچھ رؤیا میں حضور نے انکو فرمایا تھا، وہ لفظاً لفظاً پورا ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) چوہدری محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ ای۔اے۔سی سرگودہا میں کالونی اسسٹنٹ تھے، میں انکے دفتر میں اہلمد تقسیم اراضیات تھا۔ انہوں نے ایک روز ذکر کیا، کہ ہم چند آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان گئے، شام کی نماز کے لئے مسجد مبارک میں جمع تھے، حضور کی تشریف آوری کا انتظار تھا۔ مؤذن نے اذان کہی، مگر لوگ باتیں کرتے رہے۔ ہم چونکہ نووارد تھے، ہم نے انکی باتوں کو برا محسوس کیا، کہ خاموش ہو کر انہوں نے اذان کیوں نہیں سنی۔ اتنے میں حضرت صاحب تشریف لائے، اور آتے ہی ایک تقریر اس امر کے متعلق بیان فرمائی، کہ اذان میں دینی باتیں کرنی جائز ہیں۔ ہم سب حیران ہوئے، کہ حضرت کو ہمارے دلی خیالات کا کس طرح علم ہو گیا؟

(۶) حکیم عطا محمد صاحب مرحوم ساکن گودہ پور ضلع سیالکوٹ نے بیان کیا۔ گرمیوں کا موسم تھا، میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے گورداسپور گیا، حضور گورداسپور میں مولوی کرم دین کے مقدمہ کی پیروی کے لئے ٹھیرے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رض سیالکوٹی نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ہم سب نماز عصر یا شام ادا کرنے کے لئے موجود تھے۔ میں اور میرے ساتھی آپس میں ذکر کر رہے تھے، کہ حضرت صاحب نے کبھی نماز نہیں پڑھائی، معلوم نہیں کیا وجہ ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت تشریف لے آئے اور سیدھے محراب میں جا کر کھڑے ہو گئے، اور نماز خود پڑھائی۔ میں اور میرے ہمراہی حیران تھے، کہ حضور نے ہماری دلی خواہش کو کس طرح معلوم کر لیا؟ اور خوشی بھی تھی کہ حضور کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کا موقعہ ملا۔

(۷) حکیم عطا محمد صاحب نے ایک دفعہ خاکسار سے ذکر کیا، کہ سنہ ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود ؑ کا لیکچر سیالکوٹ میں ہوا۔ اُن دنوں میں چھاؤنی سیالکوٹ میں ملازم تھا۔ جب لیکچر کا اعلان ہوا، تو مولویوں نے شہر میں اسقدر شور مچایا، کہ ڈپٹی کمشنر نے چھاؤنی کے فوجی کرنیل سے انتظام کرنے میں امداد چاہی۔ اتفاق ایسا ہوا، کہ ایک انگریز لفٹیننٹ جو متعصب عیسائی تھا اور حضرت صاحب سے نفار رکھتا تھا، اسی کو قائمی امن و انتظام کے لئے حکم ہوا۔ وہ اپنے سپاہیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah
ہمراہ لے کر حضور کی جائے قیام پر پہنچا، اور پھر حضور کی بند گاڑی کے ساتھ ساتھ جلسہ گاہ تک پہنچا۔ عوام مگانو کی چھتوں سے راکھ اور پتھر پھینکتے تھے، اور وہ لفٹیننٹ نہایت غصہ سے انکی طرف دوڑتا اور انکو روکتا تھا۔ حضرت صاحب جلسہ گاہ میں پہنچکر بیٹھ گئے، اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے لیکچر پڑہنا شروع کیا۔ جب مولوی صاحب اس مقام پر پہنچے، کہ میں ہی وہ کرشن اوتار بھی ہوں جس کا انتظار ہو رہا ہے، تو مسلمان جلسہ گاہ سے اٹھنے شروع ہو گئے۔ وہ لفٹیننٹ انگریز ایک ایک کے پاس جاتا، اور انکو یہ کہہ کر بٹھاتا تھا، کہ دیکھو مرزا صاحب تو اسلام کی تعریف کر رہے ہیں۔ اور عیسائیوں کے خلاف بھی کہہ رہے ہیں، مگر ہم شوق سے سن رہے ہیں، آپ اپنے مذہب کی تعریف کیوں نہیں سن سکتے؟ بیٹھ کر آرام سے سنو۔

(۸) سنہ ۱۹۳۰ء کا ذکر ہے، خاکسار سب ڈویژنل مجسٹریٹ خوشاب کے ہمراہ علاقہ سون تحصیل خوشاب میں دورہ پر گیا۔ ہمارا مقام موضع بیکل میں تھا کہ مجھے ایک آدمی نے اطلاع دی، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے صحابی مولوی احمد الدین صاحب موضع منارہ تحصیل پنڈ دادنخان میں ہیں، اور مولوی ظہور شاہ واعظ کی اشتعال انگیزی کی وجہ سے باشندگان دیہہ انکو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ کچہری کے برخاست ہونے کے بعد خاکسار نے افسر موصوف سے اجازت لی، اور دو اور آدمیوں کو ہمراہ لے کر موضع منارہ ملک غوث محمد صاحب نمبردار کے مکان پر ٹھیرا، اور مولوی احمد الدین صاحب کا ان سے پتہ لیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ اس تمام علاقہ کے استاد تھے، اور لوگ انکی بوجہ نیکی و تقویٰ و علم بڑی عزت کیا کرتے تھے، اور گاؤں میں وہی امام مسجد تھے۔ لیکن جب سے انہوں نے مرزا صاحب کی بیعت کی ہے لوگوں نے انکو مسجد سے نکال دیا ہے اور ان کے پیچھے نماز ترک کر دی ہے۔ وہ بہت عرصہ سے اپنے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں اور بہت ضعیف ہیں۔ میں گاؤں کے چند دیگر آدمیوں کے ہمراہ مولوی صاحب موصوف کے مکان پر گیا، اور انکی زیارت کی۔ انکی عمر اُس وقت ۸۰ سال کے قریب تھی مگر نظر درست تھی۔ میں انکو اپنے ہمراہ ملک غوث محمد صاحب کے مکان پر لے آیا، اور وہیں ہم سب نے ملکر کھانا کھایا۔ عشاء کی نماز مسجد میں خاکسار نے اور باقی تمام غیر احمدیوں نے مولوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد الدین صاحب کی اقتدار میں پڑھی۔ لوگوں کو مولوی صاحب کے متعلق سمجھایا گیا، کہ ان کی حفاظت کریں، اور ظہور شاہ کو شرارت سے روکیں۔

میں نے مولوی صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات دریافت کئے۔ انہوں نے ذکر کیا، کہ میں حضرت اقدسؑ کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں قادیان گیا تھا اور بیعت کی تھی۔ اُس وقت لوگوں کا رجوع بہت تھوڑا تھا۔ حضور حافظ حامد علی صاحب کو ساتھ لے کر باہر سیر کو تشریف لیجایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ موضع بُٹّر کی طرف تشریف لے گئے۔ حافظ حامد علی صاحبؓ اور میں حضور کے ہمراہ تھے۔ بُٹّر کے قریب جا کر حضور ٹھیر گئے، اور زمین پر بیٹھنے لگے، میں نے چادر بچھانی چاہی، مگر آپ نے فرمایا، زمین صاف ہے، چادر بچھانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ زمین پر ہی بیٹھ گئے، اور حافظ حامد علی صاحب سے فرمایا، کہ قرآن سُنائیں۔ حافظ صاحب نے قرآن سُنانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں کے ایک سکھ جو مسلمان ہو چکے تھے، ان کا نام غالباً سردار عبد الرحیم یا عبد الرحمٰن تھا، وہ ایک تھال میں تین پیالیاں چائے کی لے آئے۔ حافظ صاحب نے چائے دیکھ کر کہا کہ اسمیں گڑ ڈالا ہے، حضرت صاحب نے فوراً پیالی اٹھائی اور چائے پینی شروع کی، اور فرمایا خوب میٹھی ہے۔ ہم نے بھی پیالیاں اٹھالیں اور پینے لگے۔ جب حضرت صاحب پی چکے، تو آپ نے اپنی جیب سے ایک روپیہ نکالا، پھر حافظ صاحب کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا، کہ کیا آپ کے پاس دو روپے ہیں؟ حافظ صاحب نے عرض کیا، کہ حضور نہیں۔ اس پر میں نے دو روپے پیش کئے۔ حضرت صاحب نے اپنا روپیہ ڈال کر اور تین روپے تھال میں رکھ کر سردار صاحب کو فرمایا، کہ آپ اٹھالیں، مگر انہوں نے تین روپیہ لینے سے انکار کیا۔ حضرت صاحب نے پھر فرمایا، کہ اٹھالیں۔ سردار صاحب نے انکار پر اصرار کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا، کہ اگر آپ انکار کریں گے تو بیعت ٹوٹ جائے گی۔ اس پر سردار صاحب نے تھال اٹھالیا اور روپے بھی لے لئے۔ پھر حضرت صاحب واپس تشریف لے آئے۔

(۹) پیر سیدن شاہ سربراہ گدی نشین چوہا سیدن شاہ تحصیل پنڈ دادنخاں نے مجھ سے بیان کیا، کہ وہ تپ دق سے بیمار ہو گئے، اور اطبّاء و ڈاکٹروں کے علاج سے مایوس ہو کر آخر حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی خدمت میں برائے علاج قادیان آئے۔ اُن دنوں سردار محمد علی خاں صاحب رئیس کوٹ فتح خاں ضلع کیمل پور بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو کر علاج کے لئے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خدمت میں قادیان آئے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ زندہ تھے۔ سردار صاحب موصوف احمدیت سے بہت ہی بدگمان تھے۔ اور علماء نے یہانتک انکو بدظن کر رکھا تھا، کہ قادیان کا پانی بھی نہ پیتے تھے، بلکہ باہر سے کسی گاؤں سے پانی منگا کر پیا کرتے تھے۔ پیر سیدن شاہ صاحب بیان کرتے تھے کہ میں بھی حضرت خلیفہ اول رضؓ کے ہمراہ حضور کی خدمت میں مسجد مبارک میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے میری ملاقات حضور سے کرائی تھی۔ میں کچھ روز قادیان رہا، اور ادویات وغیرہ لے کر واپس چوہا سیدن شاہ آگیا۔ واپسی کے وقت میں نے حضور سے درخواست دعا کی۔ آپ نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا، ہم دعا کریں گے، آپ انشاء اللہ اچھے ہو جائیں گے۔ اس سے مجھے اسقدر یقین کامل ہوا، کہ کبھی دوائی کھاتا اور کبھی نہ کھاتا تھا، مگر میں خدا کے فضل سے چند روز میں شفایاب ہو گیا۔

پیر سیدن شاہ صاحب نے خود تو آجتک بیعت نہیں کی، مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلیٰ اخلاق اور قبولیت دعا کے بہت قائل ہیں۔ حضور کا ذکر ہمیشہ محبت اور عزت سے کرتے ہیں اور کبھی مخالفوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے۔

(۵۱) مستری محمد دین صاحب ساکن خوشاب نے جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے تھے مجھ سے بیان کیا، کہ حضرت اقدسؑ کی زندگی میں میں اکثر قادیان جا کر کئی کئی دن ٹھیرا کرتا تھا، اور حضرت صاحب کے مکان کے اندر صحن میں بیٹھ کر لکڑی وغیرہ کا کام کیا کرتا تھا۔ اور گھر میں جو ضرورت ہوتی (مثلاً الماریاں بنانا یا کوئی لکڑی کا کام) میں اندر بیٹھ کر کرتا رہتا تھا۔ حضرت صاحب اکثر کچھ دیر کے لئے میرے پاس تشریف لاتے، اور محبت بھری باتیں کرتے رہتے۔ ایکدن میں چھت پر ڈالنے کے لئے کڑیوں کو رندہ سے صاف کر رہا تھا، کہ حضور تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کہ مستری صاحب کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا، حضور! چھت کی کڑیوں کو رندہ سے صاف کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا، کہ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکلیف کی کیا ضرورت ہے اسی طرح چھت پر ڈال دو۔ لکڑی مضبوط رہے گی، اور وقت بھی ضائع نہ ہوگا۔ پھر فرمایا مستری صاحب ہم نے آپ کے لئے ایک کتاب جو تازہ چھپی ہے، رکھی ہوئی ہے، پھر حضور مکان کے اندر تشریف لے گئے، اور مجھے حقیقۃ الوحی لا کر دی۔ یہ کتاب اُن کے گھر میں اب تک موجود ہے۔

(۱۱) ملک ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن خوشاب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں کنسٹیبل پولیس تھا اور لاہور پولیس لائن میں متعین تھا، ہم نے سنا کہ حضرت مسیح موعودؑ لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں، اور آپکی تقریر ہوگی۔ ہمارا ہیڈ کنسٹیبل پشاور کا ایک پٹھان تھا۔ شاید انہوں نے محمد اکرام نام بتلایا تھا، وہ سلسلہ عالیہ کا سخت مخالف تھا۔ ہم ڈرتے ڈرتے پولیس لائن سے حضرت صاحب کی زیارت کے لئے گئے، اور تقریر سننے کے لئے جلسہ گاہ کی طرف چلے گئے، حضرت صاحب تقریر فرما کر بیٹھے ہی تھے، کہ وہ پٹھان ہیڈ کانسٹیبل ٹانگہ پر سوار وہاں آ پہنچا ہمیں خوف ہوا کہ کہیں یہاں ہم کو بے عزت یا کوئی اور خرابی نہ کرے، مگر وہ آکر خاموشی سے بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں بیعت کی درخواست کی، حضور نے اسے بیعت کیا۔ تب ہماری تسلی ہوئی۔ جلسہ برخاست ہونے کے بعد ہم لائن پولیس کو روانہ ہوئے، تو دیکھا کہ سڑک پر اس پٹھان ہیڈ کانسٹبل نے تانگہ والے کو گرایا ہوا ہے اور اسے مار رہا ہے، اور کہہ رہا ہے کہ ہمارے پیر کو گالی دیتا ہے؟ ہم نے حقیقت دریافت کی، تو بیان کیا، کہ میں تانگہ پر واپس آ رہا تھا کہ تانگہ والے نے حضرت کو گالیاں دینا شروع کر دیا۔ اس پر مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کو مارا ہے۔ ہم حیران تھے کہ یہ سخت دشمن تھا، اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کے دل کو پھیر دیا، اور عداوت کے بجائے اس کے دل میں حضور کی محبت بھر دی۔

(۱۲) ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے، خاکسار تحصیل شاہ پور میں ناظر تحصیل تھا۔ ہمارا مقام ایک گاؤں بونگہ بلوچاں واقع تحصیل شاہ پور میں ہوا۔ وہاں کا ایک سردار جہان خان نام شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور دائم المرض تھا۔ قادیان میں حضرت خلیفۃ اول رضؓ کے پاس علاج کے لئے آیا تھا۔ خاکسار نے اس سے قادیان اور حضرت اقدس کا حال دریافت کیا، کیونکہ قادیان جانے سے پہلے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دشمن تھا، اور حضرت اقدس سے مخالفانہ رنگ رکھتا تھا، میرے دریافت کرنے پر اس نے کہا، کہ میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھی گئی ہیں - ابن العربی نے اس تعداد کو گھٹایا ۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی نے منسوخ آیتوں کی تعداد ۲۱ تک مانی ۔ حضرت شیخ احمد بن عبدالرحیم شاہ ولی اللہ نے صرف ۴ - ۵ تک مانی ۔ میرے خیال میں قرآن کا کوئی حکم کوئی آیت منسوخ نہیں ۔ شاہ صاحب نے ان ۲۱ آیتوں کے نسخ کے جو جوابات دئے ہیں انکی تفصیلی شرح مَیں نے ایک مستقل رسالہ میں کی ہے ۔ اس موقعہ پر صرف غلط فہمی کے اسباب مجمل طور پر بیان کروں گا ، اور ان پانچ آیتوں کو بھی نسخ کے جھگڑے سے نکال لوں گا ۔ جن کو شاہ صاحب بھی منسوخ ماننے پر مجبور ہوئے ۔ اس طرح انکے علمی خاندان کا ایک شخص انکے مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچادے گا ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔

قدیم زمانہ میں نسخ کے معنے تغیر کے لئے جاتے تھے ۔ پچھلی آیت کے حکم میں کچھ بھی تغیر دیکھتے تو کہدیتے ، کہ یہ آیت اس آیت کی ناسخ ہے ۔

اصول فقہ میں پہلی آیت کے حکم کو باطل کرنا ، اور اس کے عوض دوسرا حکم قائم کرنا نسخ ہے ۔ اور اس وقت عامۃ الناس نسخ کے یہی معنے لیتے ہیں ۔

اس کے بعد واضح ہو ، کہ مفسرین کے اسقدر کثیر التعداد آیتوں کے منسوخ ماننے کے کیا اسباب ہوئے ؟

(۱) قرآن شریف سے زمانہ جاہلیت کے رسوم و عادات یا سابقہ مذاہب کے حکم موقوف کر دئے گئے ہوں یا انہیں تغیر کیا گیا ہو ، تو سابقین کہدیتے ہیں کہ یہ آیت ناسخ ہے ۔ مگر غور کیجئے کہ یہ آیت کیا کسی آیت و حکم قرآنی کی بھی ناسخ ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ ہمارے زیر بحث تو آیات و احکام قرآنی کی منسوخیت ہے ، نہ کہ سابقہ رسوم و عادات اور احکام کا منسوخ ہونا ۔

(۲) بعض وقت ایک ، عام حکم دیا جاتا ہے ، اور خاص حالات پر خاص حکم دیا جاتا ہے ۔ اگر عام حکم کے ساتھ ہی وہ خاص حکم ہو تو اسکو استثناء کہتے ہیں ۔ اور اگر کسی دوسرے موقعہ پر خاص حکم دیا جائے ، تو اس کو تخصیص کہتے ہیں ۔ استثناء اور تخصیص کو عام حکم کا ناسخ کہنا درست نہیں ۔ تعزیرات ہند و دکن کے شروح میں مستثنیات عامہ بیان کئے گئے ہیں ۔ تو کیا اس سے تمام تعزیرات کا ایک قانون منسوخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا صاحب کو دیکھا ہے، وہ بہت ہی نورانی شخص ہیں، اور کوئی انکو دیکھ کر جھوٹا ہونے کا گمان بھی نہیں کرسکتا، اسکے بعد وہ بالکل خاموش ہو گیا، اور حضرت اقدسؑ کے خلاف کبھی کچھ نہیں کہتا تھا۔

(۱۳) ۱۹۳۳ء میں ہماری جماعت اور غیر احمدیوں کے علماء کا بمقام سلانوالی تحصیل سرگودہا میں مناظرہ تھا۔ فساد کے اندیشہ سے پولیس کا انتظام تھا۔ مناظرہ میں آخری تقریر ہماری تھی، جب غیر احمدی مولوی جواب دے چکا، تو ایک احمدی دوست نے یہ اعلان کیا، کہ ہمارے مولوی صاحب کی آخری تقریر ہے، دوست نہایت آرام و اطمینان سے سُنیں۔ اِس پر مخالفین کھڑے ہو گئے اور لوگوں کو کہنے لگے کہ تقریر سننے کی ضرورت نہیں۔ مخالفین میں ایک گدی نشین کا بھائی تھا، بہت سے لوگ اس کے زیر اثر تھے۔ انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ سب انسپکٹر پولیس بھی اس شور کو بند نہ کر سکا۔ ایک شخص ہندو مسمی جوالا سہائے ساکن عنور پور تحصیل بھیرہ کھڑا ہوا، اور تمام لوگوں کو زور سے پکار کر کہا، کہ مَیں ہندو ہوں، اور میرا تعلق بحث مباحثہ سے کچھ نہیں۔ ذرا ٹھیر جاؤ اور میری بات سُنو! اِس پر لوگ ٹھیر گئے۔ لالہ جوالا سہائے نے بلند آواز سے کہا، دوستو! میں بیمار ہو کر علاج کے لئے مولوی نورالدین صاحبؓ کی خدمت میں قادیان گیا تھا، وہ ہمارے شہر بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ اُس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب زندہ تھے، میں نے وہاں ان کے درشن کئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ تم لوگ جو اُس بزرگ کے متعلق بحث مباحثہ کرتے ہو، تم میں سے کسی نے اُن کا درشن کیا ہے یا نہیں۔ مگر مَیں نے درشن کیا تھا۔ وہ ایسا نورانی اور مہاتما شکل کا تھا، کہ اس کے درشن کرنے سے تسلی اور شانتی ہو جاتی تھی۔ اور کوئی شخص اُس کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا تھا۔

یہ الفاظ سُن کر مخالف شرمندہ ہوئے۔ ایک ہندو کی اِس نہایت علی شہادت سے عوام پر بڑا اثر ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دے۔

نمبر ۶۴۳۰ ۔ منکہ شریفہ بیگم بنت میاں عبدالرحیم عرف پولا قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال پیدائشی بیعت ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ رماہ تبلیغ مطابق ۸ رفروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ نقد ۱۰۰ روپیہ ۔ الامۃ شریفہ بیگم بقلم خود ۔ گواہ شد عبدالرحیم بحروف گورمکھی ۔ گواہ شد قمرالدین مولوی فاضل قادیان ۔

نمبر ۶۴۳۱ ۔ منکہ جمعدار عزیز احمد ولد عبدالرحمٰن صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ / ۴۳ / ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میری ماہوار آمد مبلغ ۷۵ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میری ماہوار آمد کی کمی یا بیشی جو بھی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی انجمن مذکور کو کرتا رہوں گا ۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مذکورہ انجمن کے حق میں کرتا ہوں ۔ العبد جمعدار عزیز احمد ۳/۱۵ پنجاب رجمنٹ جھول کیمپ سندھ ۔ گواہ شد شیر ولی صوبیدار ۱۵/۱ پنجاب رجمنٹ جھول ۔ گواہ شد جمعدار محمد اشرف مارٹر پلاٹون کمانڈر ۳/۱۵ پنجاب رجمنٹ ۔ جھول کیمپ سندھ ۔

نمبر ۶۴۳۲ ۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ میاں عزیز اللہ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ حال جمشید پور ٹاٹا نگر ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳ / ۳ / ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائداد جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ حق مہر بذمہ خاوند ۷۸۶ روپے ۔ زیور طلائی ۵۰ روپے کل ۸۳۶ روپے اس ساری رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں گی تو وہ رقم حصہ وصیت سے منہا کر دیجائے گی نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری کوئی

اور جائداد اس کے علاوہ ہو میری

وفات پر ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ الامۃ عائشہ بیگم بقلم خود ۔ گواہ شد عزیز اللہ بقلم خود گورنمنٹ میٹلرجیکل انسپکٹریٹ ٹاٹا نگر ۔ بی ۔ این ریلوے ۔ گواہ شد چوہدری عبداللہ خان بی ۔ اے بقلم خود سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ جمشید پور گورنمنٹ بنگلہ ۳/۳ ٹاٹا نگر ۔

نمبر ۶۴۳۳ ۔ منکہ خیر دین ولد عمر دین قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۶۷/4.R ڈاکخانہ چک ۶۴/4.R

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف دوکان کا راس المال ہے۔ جو اندازاً ۱۰۰ روپیہ ہے اور دوکانداری کی آمد اندازاً ۱۰ روپے ماہوار ہے میں اس جائداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خیر الدین بقلم خود۔

نمبر ۶۳۱۶۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب ڈار قوم بٹ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت حال دارالسلام افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ ایک عدد ہار طلائی۔ ایک جوڑی نفیسیاں طلائی۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی۔ ایک جوڑی کلپ طلائی۔ ایک عدد سوئی طلائی۔ چار عدد انگوٹھیاں طلائی۔ جس کا کل وزن ۱۱ تولہ ہے۔ جسکی موجودہ قیمت ۱۲۰ شلنگ تولہ کے حساب سے ۱۳۲۰ شلنگ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ ۱۲۰۰ شلنگ حق مہر ہے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یعنی کل رقم ۲۵۲۰ شلنگ بنتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اگر کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو وہ رقم میرے مرنے کے بعد وصیت شدہ جائداد سے منہا ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ لیکن بسر اوقات میرے خاوند کی آمدنی پر ہے۔ الامۃ رشیدہ بیگم بقلم خود موصیہ۔ (نوٹ) میں تصدیق کرتا ہوں کہ موصیہ رشیدہ بیگم کا حق مہر مبلغ ۱۲۰۰ شلنگ میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ گواہ شد عبد الکریم ڈار۔ گواہ شد فضل کریم لون۔ گواہ شد نذیر احمد ڈار سب انسپکٹر پولیس دارالسلام بقلم خود۔

نمبر ۶۳۲۸۔ منکہ فضل کریم ولد محمد بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن بھڑوہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ۵ بیگھ ۷ مرلہ بارانی قیمتی مبلغ ۵۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ (۲) میری سالانہ آمدنی ۲۴۰ روپے ہے۔ میں اسکی وصیت بحق صدر انجمن قادیان ۱/۱۰ حصہ کی کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد یا آمدن ہوئی تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فضل کریم بقلم خود۔ گواہ شد عبد العزیز پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھڑوہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ بقلم خود محمد حسین۔

نمبر ۶۳۵۱۔ منکہ اللہ جوائی۔ بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر تخمیناً ۷۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد ۶ کنال زمین مزروعہ واقع موضع کھاریاں ہے جو مجھے اپنے مرحوم خاوند کے ورثہ میں ملی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ کیونکہ

گواہ شد [illegible] قادیان۔ گواہ شد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے خاوند کو ۲۴ سال فوت ہوئے گذر گئے ہیں اور حق مہر کا فیصلہ اس کی زندگی میں ہو چکا تھا۔ اور جو زیورات تھے وہ میں اپنی لڑکیوں کو انکی شادیوں پر دے چکی ہوں۔ زمین مذکور کی قیمت مقامی نرخ کے لحاظ سے ۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر جسقدر جائداد ثابت ہو صدر انجمن احمدیہ قادیان میرے سارے ترکہ کے ۱/۳ حصہ کی مالک ہوگی۔ الامۃ اللہ جوائی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبداللہ خاں سیکرٹری مال انجمن احمدیہ کھاریاں۔ گواہ شد غلام مصطفیٰ پسر موصیہ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۶۳۹۹۔ منکہ عبدالوہاب خاں ولد محمد حسین خاں صاحب قوم مہمند افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے صرف اس وقت میری تنخواہ ۶۵ روپے ہے جس کے نصف ۳۲ روپے ۸ر ہوتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا۔ العبد عبدالوہاب خاں پسر محمد حسین خاں ٹیلر ماسٹر محلہ دارالرحمت۔ گواہ شد محمد شریف مالک لاہور ہاؤس۔ دارالعلوم۔ گواہ شد عبدالحکیم محلہ دارالعلوم۔

نمبر ۶۴۰۰۔ منکہ حبیبہ بیگم زوجہ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم قریشی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ بندے طلائی ۲ جوڑی وزنی اندازاً ایک تولہ۔ سوئی طلائی ایک عدد وزنی اندازاً ۳ ماشہ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی اندازاً ۳ ماشہ۔ کل قیمتی اندازاً ۱۰۰ روپیہ۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کل میزان ۶۰۰ روپیہ۔ میں اپنی کل جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ حبیبہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد مسعود احمد قریشی برادر موصیہ آف میک ورکس قادیان۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل احمدی بقلم خود معرفت پیر نیاز احمد صاحب ہاشمی محلہ دارالعلوم۔

نمبر ۶۴۰۱۔ منکہ جان بی بی زوجہ جھنڈے خاں قوم راجپوت پیشہ ترکھان عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن بھگول ڈاکخانہ گھوڑیواہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد سوائے مہر مبلغ ۱۰۰ روپے کے اور کوئی نہیں ہے۔ کوئی زیور نہیں ہے۔ میں اس جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک وصیت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا مہر ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ الامۃ جان بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد جھنڈے خاں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد بقلم خود مستری ناظر دین۔

نمبر ۶۴۰۲۔ منکہ ملک محمد حسین ولد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک شیر بہادر خاں صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی آمدنی ہے مجھے صرف ۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے والدین کی طرف سے ملتے ہیں پس اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بعد میں میری کوئی جائداد یا آمدنی پیدا ہو گئی تو اس کا دسواں حصہ بھی انجمن مذکور کو ادا کر دوں گا۔ العبد ملک محمد حسین مولوی فاضل موصی دار البرکات قادیان۔ گواہ شد ملک شیر بہادر خان والد موصی۔ گواہ شد حاجی محمد اسمٰعیل نائب صدر محلہ دار البرکات۔

نمبر ۶۴۰۵ - منکہ منصورہ بیگم بنت ملک شیر بہادر خانصاحب پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی آمدنی ہے۔ مجھے صرف ۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے والدین کیطرف سے ملتے ہیں پس اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر بعد میں میری کوئی آمدنی یا جائداد پیدا ہو گئی تو اس کا بھی دسواں حصہ انجمن مذکور کو ادا کر دوں گی۔ الامۃ منصورہ بیگم موصیہ دار البرکات۔ گواہ شد ملک شیر بہادر خاں والد موصیہ۔ گواہ شد حاجی محمد اسمٰعیل نائب صدر محلہ دار البرکات قادیان۔

نمبر ۶۴۰۶ - منکہ امۃ القیوم زوجہ عبد القدیر بدوملوی قوم دھامی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ سنگار پٹی طلائی ایک عدد۔ کلپ طلائی ۴ عدد نکلس طلائی ایک عدد۔ انگوٹھی طلائی ۴ عدد۔ کانٹے طلائی ۲ عدد۔ سوئی طلائی ایک عدد۔ توڑے نقرئی ۲ عدد۔ کل قیمت مبلغ ۶۲۵ روپیہ ہے۔ ان زیورات میں میرا مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ شامل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یعنی اسوقت ۶۲ روپے ۸ر صدر انجمن قادیان کو آہستہ آہستہ ادا کر دوں گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کے میرے ورثاء پابند ہوں گے۔ الامۃ امۃ القیوم موصیہ۔ گواہ شد عبد الحق خسر موصیہ۔ گواہ شد کریم بخش والد موصیہ۔

نمبر ۶۴۰۷ - منکہ سعادت بیگم زوجہ ملک عبد الحمید صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۰ سال ساکن قادیان دار الفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزنی ۷ تولہ قیمتی ۳۰۴ روپے ۸ر۔ پٹڑیاں نقرئی وزنی ۴۰ تولہ قیمتی ۱۶ روپے ۱۴ر کل ۳۳۱ روپے ۶ر۔ مہر ایک ہزار روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تفصیل زیورات:- نغلیساں ایک جوڑی۔ گلوبند ایک۔ کانٹے ایک جوڑی۔ سوئی ایک عدد۔ مندریاں ۲ عدد۔ پٹڑیاں ایک جوڑی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الامۃ سعادت بیگم موصیہ۔ گواہ شد ظفر حسن صوبیدار میجر۔ گواہ شد عبد الحمید خاوند موصیہ۔ **نمبر ۶۴۰۸** منکہ زینب بیگم بنت میاں عبد العزیز قوم کھتری راجپوت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد بصورت حسب ذیل ہے۔ نکلس طلائی ایک عدد۔ چوڑیاں طلائی ۲ عدد۔ نتھ طلائی ایک عدد۔ کانٹے طلائی ۲ عدد۔ کلپ طلائی ۲ عدد۔ سوئی طلائی ۱ عدد۔ ڈنڈی جھمکی طلائی ۲ عدد انگوٹھی طلائی ایک عدد۔ پازیب نقرئی ۲ عدد۔ کل قیمت ۷۰۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی یعنی مبلغ ۷۰ روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کی ادائیگی کے میرے ورثاء پابند ہوں گے۔ الامۃ زینب بیگم بنت عبد العزیز۔ موصیہ۔ گواہ شد عبد الحق خسر موصیہ۔ گواہ شد محمد ایوب سابق اسٹیشن ماسٹر محلہ دار الرحمت قادیان **نمبر ۶۴۱۰** منکہ محبوب احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان محلہ دار الشکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا مکان بیوی کے نام مہر میں ہے۔ میری اسوقت ماہوار آمدنی ۴۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے جو بھی کاروبار میں یا اور کوئی آمدنی ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور جو جائداد میرے مرنے کے وقت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محبوب احمد بقلم خود حال وارد مالیر کوٹلہ۔ گواہ شد عبد اللہ خان بقلم خود مالیر کوٹلہ۔ گواہ شد خیر دین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ **نمبر ۶۴۱۱** منکہ نعمت اللہ ثروت زوجہ میاں عبد الرحیم صاحب قوم ککے زئی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الفضل قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ صلح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد بصورت طلائی چودہ تولہ اور زیور نقرئی ۵ ۱/۲ تولہ ہے اور مہر ایک ہزار روپیہ واجب الوصول ہے۔ نیز میرے پاس ایک صد روپیہ نقد بھی ہے۔ میں اس کے نویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں گی وہ منہا بھی جائے گی۔ اور اگر میری وفات پر مزید کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۹ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ انشاء اللہ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ الامۃ خاکسارہ نعمت اللہ ثروت بقلم خود گواہ شد ملک صلاح الدین لیکچرار جامعہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد عبد الرحیم میاں ایگریکلچرل ریسرچ اسسٹنٹ حکیم دیٹ ضلع ورنگل دکن خاوند موصیہ۔ **نمبر ۶۴۱۲** منکہ مسعودہ بیگم زوجہ چوہدری فتح احمد صاحب پیشہ خانہ داری قوم جٹ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چھور چک نمبر ۱۱ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ۱۱ تولہ سونا ہے جس کی مالیت تقریباً ۶۵۰ روپے ہے اور ایک سلائی کی مشین ہے جس کی قیمت خرید ۱۴۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ۲۸۰ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے پاس نقد موجود ہیں۔ گویا میری کل جائداد مبلغ ۳۵۷ روپے کی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے اور حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ مجھے اپنے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میں اپنی کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میری جسقدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی سالانہ آمد کا اگر کوئی ہو ۱/۱۰ حصہ تا زیست ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ مسعودہ بیگم۔ گواہ شد چوہدری نبی احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد مسعود احمد بقلم خود۔

نمبر ۶۴۱۳ منکہ بیگم بی بی زوجہ عزیز دین صاحب قوم ارائیں عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ننگل باغبانان ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۳۲ روپے۔ ۶۸ روپیہ نقد موجود ہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا بیگم بی بی موصیہ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا عزیز دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد اللہ دتا ولد دین محمد سیکرٹری جماعت احمدیہ ننگل باغبانان۔

نمبر ۶۴۱۴ منکہ نذیرہ بیگم زوجہ محمد شریف صاحب عمر ۱۸ سال ساکن کوٹلہ ڈاکخانہ بھومہ ضلع گورداسپور۔ پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۵۰ روپیہ۔ زیور سونا ۲½ تولہ قیمتی ۱۵۰ روپیہ بحساب ۶۰ روپیہ فی تولہ۔ اور چاندی کا زیور ۵۶ روپے کا۔ وزن ۵۶ تولہ اور نقد ۵۰ روپیہ موجود ہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نذیرہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد شریف نشان انگوٹھا۔ گواہ شد اللہ دتا ولد دین محمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ ننگل باغبانان۔

نمبر ۶۴۱۵ منکہ عبدالرحمٰن ولد کریم الدین صاحب احمدی قوم احمدی پیشہ کبابزیٹر عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ گنج (لاہور) ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۶/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میرے والدین بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی انجمن کو حق ہے۔ العبد عبدالرحمٰن بقلم خود۔ گواہ شد جلال الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گنج۔ گواہ شد نور محمد بقلم خود

نمبر ۶۴۱۶ منکہ غلام محمد ولد میاں مسلم صاحب قوم نارو راجپوت عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن شیخپور ڈاکخانہ خاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا لڑکا محمد یعقوب مجھے ۱۰ روپیہ ماہوار دیتا ہے۔ جس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد غلام محمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت گواہ شد حقیقی فرزند محمد یعقوب۔ گواہ شد علی محمد اجمیری ÷

نمبر ۶۴۱۷۔ منکہ کرم بی بی زوجہ ستار محمد خاں صاحب قوم کشمیری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ماہ امان ۱۳۲۱ھ ش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنا مہر اپنے خاوند سے لے چکی ہوں جو ۵۰۰ روپیہ تھا۔ اس میں سے ۲۰۰ روپیہ نقد بچا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس مذکورہ بالا رقم کے علاوہ میری اور کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ حصہ وصیت میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ الامۃ کرم بی بی بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد ستار محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ اعجاز قادیان (کاتب الحروف)

نمبر ۶۴۳۴۔ منکہ حاکم بی بی زوجہ چوہدری خیر الدین صاحب قوم بلگن جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۲/۴۲ ساکن چک ۵۶/4R ڈاکخانہ چک ۴۲/4.R ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میرا مہر یک صد روپیہ بذمہ خاوند بطور قرضہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر ہو سکا تو ۱۰ روپے جلد ادا کر دونگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ حاکم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سردار عبد الرحمٰن بی۔اے دہرسنگھ قادیان۔ گواہ شد خیر الدین خاوند موصیہ ÷

نمبر ۶۴۳۵ منکہ محمد عبد اللہ خان ولد صاحبزادہ سلطان بخش قوم ککے زئی افغان پیشہ زمینداری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن تھہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیریوالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ فروری حسب ذیل وصیت کرتا ہوں: میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی زرعی ۱۱ کنال ۱۱ مرلہ مالیتی تقریباً ۱۱۰۰ روپے واقع تھہ غلام نبی لیکن اس میں سے ۸ کنال ۵ مرلہ بعوض مبلغ ۳۱۵ روپے رہن ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان خام رہائشی و حویلی قیمتی مبلغ ۵۰۰ روپے ہے دو عدد بھینسیں قیمتی مبلغ ۱۴۰ روپے ہے۔ میرے ذمہ بنک کا قرضہ ۲۴۰ روپے ہے۔ میں اس جملہ جائداد کی وصیت بعد منہائی قرضہ مذکورہ بالا ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد عبد اللہ خاں موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد عبد اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپرڈویژن اسسٹنٹ ای نلے۔ او۔ سی حال وارد تھہ غلام نبی۔ گواہ شد محمد فضل کریم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تھہ غلام نبی۔

نمبر ۶۴۳۶ منکہ غلام فاطمہ زوجہ عبدالعزیز خاں قوم ککے زئی افغان عمر تخمیناً ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تھہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیریوالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ⁄ ۴۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۲۰۰ روپے جو بذمہ شوہر ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ بجز ایک جوڑی کانٹے طلائی کے جو کہ مہر میں شامل ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں کوشش کرونگی کہ ۱/۱۰ حصہ کی رقم مبلغ ۲۰ روپے اپنی زندگی میں داخل خزانہ کر دوں ورنہ میرا شوہر اسکی ادائیگی کا ذمہ وار ہے۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ موصیہ۔ گواہ شد محمد عبداللہ اپر ڈویژن اسسٹنٹ ای۔ اے۔ او۔ سی حال وارد تھہ غلام نبی۔ گواہ شد محمد فضل کریم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تھہ غلام نبی۔ گواہ شد عبدالعزیز خاں زوج موصیہ۔

نمبر ۶۴۳۷ منکہ محمد یوسف آفندی ولد میاں جلال دین قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ⁄ ۴۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری فی الحال کوئی جائداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار زندہ موجود ہیں۔ میرا گذارہ موجودہ حالات میں ماہوار آمد پر ہے جو کہ فی الحال ۲۰ روپے ماہوار ہے زیادتی ہونے پر اطلاع کردونگا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتا ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا۔ نیز میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم العبد محمد یوسف آفندی مولوی فاضل کلرک مقبرہ بہشتی قادیان۔ گواہ شد فقیر علی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دارالبرکات۔ گواہ شد بشیر احمد سیالکوٹی محلہ دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۶۴۳۸ منکہ محمد عبدالحمید ولد سالکین قوم سلابان پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۳۹ء ساکن سنگاپور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ⁄ ۴۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ۴۰ روپے ماہوار آمدنی ہے میں انشاء اللہ العزیز اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ باقاعدہ ادا کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔ اور کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد محمد عبدالحمید سنگاپوری۔ گواہ شد محمد سلیمان قریشی حلقہ مسجد مبارک۔ گواہ شد محمد زہدی (ملایا)

نمبر ۶۴۳۹ منکہ قدسیہ بیگم بنت خان عبداللہ خان قوم پٹھان عمر ۱۵½ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ⁄ ۴۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں مجھے میرے والد صاحب کیطرف سے ۱۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میرے مرنیکے بعد جو بھی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع دے۔

نمبر ۶۳۸۳ منکہ سید محمد احمد ولد مولوی سید عبدالرحیم صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میرا ذریعہ آمد انگول ہائی سکول میں ایک تیس روپیہ کی عارضی ملازمت ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۳ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی افتادہ قریباً ۵ ایکڑ جس کی قیمت ۶۰ روپیہ ہے جو انگول ٹاؤن میں واقع ہے۔ (۲) ایک کچا مکان معمولی جسکی قیمت قریباً ۲۵ روپے ہے جو انگول ٹاؤن میں واقع ہے اس کے علاوہ اور میری کوئی جائداد نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سید محمد احمد احمدی بقلم خود۔ گواہ شد سید غلام محمد احمدی سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ سونگھڑہ۔ گواہ شد سید عبدالحلیم موصی نمبر ۲۹۶۰ برادر موصی۔ گواہ شد۔ سید عبدالسلام برادر موصی۔

نمبر ۶۳۸۴ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ شیخ عبدالقادر صاحب قوم کشمیری عمر ۱/۲ ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کالونی فلور ملز لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۱۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے حسب ذیل زیورات ہیں۔ ۱۔ گھڑی۔ چوڑی طلائی۔ ہار طلائی نیکلس۔ دو انگوٹھیاں طلائی۔ دو عدد کلپ۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی ان زیورات کا کل وزن ۷ تولہ ایک ماشہ ہے جس میں خالص سونا صراف قادیان نے صرف ۶ تولہ بتایا ہے جس کی قیمت آجکل کے نرخ ۶۶ روپیہ فی تولہ کے حساب سے قریباً ۴۰۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ ۵۰۰ روپیہ بابت میرے حق مہر میرے محترم خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس تمام غیر منقولہ جائداد مالیتی ۹۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی مزید جائداد بطور ترکہ کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنی وصیت سے کچھ حصہ رقم ادا کر دوں۔ تو وہ وصیت کردہ حصہ میں سے ادا کردی گئی سمجھی جاوے۔ فقط۔ (نوٹ) یہ وصیت زیور کے موجودہ نرخ کے لحاظ سے ہے۔ موصیہ کی وفات پر یا بوقت ادائیگی جو بازاری نرخ ہوگا اس کے حساب سے قیمت لگا کر حصہ وصیت ادا کیا جائے گا۔ الامۃ سعیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد بشیر احمد حقیقی ماموں موصیہ۔ گواہ شد شیخ عبدالقادر اکاؤنٹنٹ کالونی فلور ملز لائلپور۔

نمبر ۶۴۲۸ منکہ بہادر خاں ولد میاں شادی خاں قوم رانجھا پیشہ ملازمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شدہ ہونا پڑے گا؟ ہرگز نہیں۔ وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کیا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ کا حکم منسوخ ہوگیا؟ ہرگز نہیں۔

(۳) قوانین مختص المقام بھی ہوتے ہیں، اور مختص الوقت بھی۔ وقت گزرنیکے بعد وہ وقتی حکم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ اتنے ہی وقت کے لئے یہ حکم دیا گیا تھا، نہ کہ وہ حکم منسوخ ہوگیا ہے۔ مثلاً ۱۴ روز کے لئے کرفیو آرڈر جاری ہوا تھا۔ مدت گذرنے کے بعد وہ حکم باقی نہیں رہا۔ اس صورت میں یہ کہنا کہ وہ حکم منسوخ ہوگیا، درست نہیں بلکہ ختم مدت کی وجہ سے وہ حکم باقی نہ رہا۔

اب میں عدم نسخ پر ایک اہم آیت کو پیش کرتا ہوں، جو اس مسئلہ پر نہایت روشنی ڈالیگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ○ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ○ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا۔ یاد کرو جب ہم نے تمام پیغمبروں کا عہد لیا تھا، ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت عطا فرمائی ہے۔ پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے، جو تمہارے پاس جو کتاب ہے، اس کی تصدیق کرتا ہے، تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ، اور اس کی نصرت و مدد کرو۔ پھر ارشاد الٰہی ہوا، کیا تم نے اس کا اقرار کر لیا اور اس کا ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کیا، بیشک ہم نے اقرار کر لیا۔

ذرا اس آیت پر غور فرمایئے۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ دوسرے انبیاء کے ادیان وقتی تھے۔ جب خاتم النبیین مبعوث ہوئے، تو ان کا وقت ختم ہوگیا۔ اس تحقیق پر تمام انبیاء کے ادیان بھی منسوخ نہیں ہوتے، بلکہ ان کا وقت نہ رہا اس لئے وہ احکام بھی باقی نہ رہے۔

(۴) بعض دفعہ ایک دائمی حکم دینا مقصود ہوتا ہے، مگر عمل یا اجتناب میں آہستہ آہستہ سختی بڑھائی جاتی ہے، یہاں تک کہ حکم مقصودہ پر عمل کرنیکی لوگوں میں قابلیت پیدا ہو جائے۔ یہ کمالِ حسنِ تعلیم و تربیت ہے۔ ہمارے خیال میں ان ابتدائی مراحل کو منسوخ نہ کہنا چاہیے، بلکہ اصل حکم کا توطیہ و تمہید سمجھنا چاہیئے۔ اصل مقصود وہ حکم سمجھا جائیگا۔ جو ہمیشہ کے لئے دیا جائے گا۔ مثلاً شراب دفعۃً حرام نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑا ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اسوقت انبالہ چھاؤنی میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ۶۰ روپیہ کا سامان ایک دوکان میں میرا حصہ ہے جو کہ بعد تقسیم میرے حصہ میں آیا ہے اس کی فروختگی پر جو وصول ہوگا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔ علاوہ ازیں اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور مَیں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔ اگر کوئی اور جائداد وصیت کے بعد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔ العبد بہادر خاں سپاہی نمبر ۲۲۲۵ بی کمپنی ۱۱ پلاٹون ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی۔ گواہ شد میاں خدا بخش سیکرٹری مال جماعت ادرحمہ۔ گواہ شد محمد دین۔ سیکرٹری تحریک جدید جماعت ادرحمہ۔

نمبر ۶۴۲۷ منکہ نور بیگم زوجہ حکیم شریف احمد صاحب قوم کھوکھر عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن درگانوالی ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۴ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف ۱۰۰ روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند حکیم شریف احمد صاحب کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۵ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی۔ الامۃ نور بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حکیم اللہ دتا امیر جماعت حلقہ انجمن درگانوالی خسر موصیہ۔ گواہ شد حکیم شریف احمد خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۴۲۳ منکہ خواجہ محمد گل مہاجر قادیان ولد خواجہ محمد امین صاحب مرحوم قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر تقریباً ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دارالعلوم قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ تقریباً ایک کنال زمین سفید واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان دارالامان متصلہ مکان سیٹھی کرم الٰہی صاحب ولد سیٹھی غلام نبی صاحب مرحوم۔ (۲) ایک مکان خام جس کا رقبہ ۶ مرلہ ۵۵ ہاتھ ہے۔ میرے برادر بزرگ خواجہ محمد سعید صاحب احمدی کے ساتھ مشترک ہے جس میں نصف حصہ میرا اور نصف حصہ میرے بھائی صاحب کا ہے جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ جانب شمال حویلی حاجی عبدالرشید قنوال۔ جانب جنوب زمین سفید مملوکہ خواجہ محمد سعید و خواجہ عبدالحی۔ جانب مشرق مکان خواجہ فضل کریم و خواجہ محکم دین۔ جانب مغرب مکان ملک باز خان۔ یہ مکان خاص چکوال محلہ سیات کلاں ضلع جہلم میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ اسوقت میری اور کوئی غیر منقولہ جائداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہے۔ میں اس متذکرہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں تجارت کرتا ہوں۔ لہٰذا جو کچھ آمد مجھے تجارت سے ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو کہ بفضلِ الٰہی تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر اور جائداد میری ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خواجہ محمد گل مہاجر قادیان حال فلیمنگ روڈ لاہور۔ گواہ شد محمد عبد الخالق ٹھیکدار موصی فتح محمد روڈ لاہور۔ گواہ شد عبد الغفور موصی آئرن سٹیل ورکس فلیمنگ روڈ لاہور۔

نمبر ۶۴۲۲ منکہ نصر اللہ خان ولد شمشاد علی خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت فوجی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ خاص ضلع رہتک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ البتہ میں برطانی فوج میں بعہدہ لفٹننٹ ملازم ہوں اور میری تنخواہ اس وقت ۴۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور یہ رقم ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر بعد میں کوئی اضافہ ہوگا تو اس کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اسی طرح اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میں اس وقت سے قبل اپنی طرف سے وصیت کے حساب میں ۲۸۰ روپے داخل کرچکا ہوں۔ العبد نصر اللہ خان۔ گواہ شد علی محمد اجمیری کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد عزیز احمد بیت الظفر قادیان۔

نمبر ۶۴۲۱ منکہ شمیم احمد ولد منشی کریم بخش صاحب قوم شیخ پیشہ فوجی ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی حال قادیان دار البرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد کیپٹن شمیم احمد ۱۳ ایف۔ ایف۔ آئی۔ ایف بسکندر آباد۔ گواہ شد مرزا مبارک احمد بیت الحمد۔ گواہ شد محمد انعام اللہ بقلم خود اکبر منزل۔

نمبر ۶۴۲۰ منکہ شرافت احمد ولد مولوی عبد السمیع صاحب ساکن امروہہ حال قادیان قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت آمد ۴۲ روپیہ ماہوار ہے اس کے سوا میری اور کوئی آمد اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی زندگی میں کچھ رقم جمع کرادوں تو وہ اس وصیت سے منہا بھی جائے گی۔ العبد شرافت احمد فٹر ۱۱۲۸۸ کرکی آرسنل تھرڈ لائن ضلع پونہ حال قادیان دارالشکر۔ گواہ شد بشارت احمد برادر موصی۔ گواہ شد عبدالسمیع والد موصی۔

نمبر ۶۴۱۰ - منکہ غلام محمود ولد سیٹھ محمد غوث صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میں طالب علمانہ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ میرے قبضہ میں کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ البتہ ۵۰۰ روپیہ کی کتب و ملبوسات میرے قبضہ و تصرف میں ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے انتقال کے وقت جو بھی جائداد منقولہ و غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ (۲) مبلغ ۲۰ روپیہ سکہ عثمانیہ جس کے مساوی مبلغ ۱۷ روپے ۱۲؍ سکہ کلدار ہوتے ہیں۔ ماہانہ مجھے اپنے والد صاحب سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ ماہانہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد غلام محمود مچھلی کمان نمبر ۵۵ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد مرزا ناصر احمد۔ گواہ شد محمد اعظم۔

نمبر ۶۴۱۸ - منکہ نسیمہ بیگم نسیم زوجہ عبدالرحمٰن قوم قریشی پیشہ ملازمت بیعت بموقعہ جوبلی ساکن محلہ دارالفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) مہر ۷۰۰ روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ (۲) جیب خرچ ۱۰ روپے ماہوار۔ (۳) سوئی طلائی ۲۰ روپے (۴) انگوٹھی طلائی ۱۰ روپے۔ (۵) پیروں کی پٹڑیاں نقرئی ۱۵ روپے۔ (۶) بندے طلائی ۲۵ روپے۔ میں اپنی مہر، زیورات اور جیب خرچ ماہوار سب کے آٹھویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان آٹھویں حصہ کی مالک ہے۔ الامۃ نسیمہ بیگم نسیم بقلم خود۔ گواہ شد عبدالرحمٰن شوہر موصیہ۔ گواہ شد ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی بقلم خود۔

نمبر ۶۱۵۵ - منکہ سلطان احمد ولد الحاج مولوی محمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تہال حال عدن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے والد محترم ماشاء اللہ بقید حیات ہیں۔ اگر وہ اپنی حیات میں مکان اور زمین میں سے حصہ دیں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ فی الحال میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۷۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ جو مبلغ ۷ روپے ہوتے ہیں۔ کی وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ہر ماہ یہ رقم بقید حیات ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں کوئی اور جائداد میرے قبضہ میں آئے یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ایسی جائداد کی ادائیگی میں قید حیات صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردوں تو وہ رقم میری جائداد سے منہا کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ العبد سلطان احمد احمدی معرفت ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن۔ گواہ شد محمد احمد احمدی برادر موصی۔ گواہ شد ڈاکٹر فیروز الدین احمد احمدی عدن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۱۹۱ منکہ عبدالحمید ولد مولوی محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت موضع لاہوریاں ڈاکخانہ دولت نگر ضلع گجرات کا ہوں۔ ہم ۳ بھائی اور ایک ہماری والدہ۔ ایک مکان اور پانچ بیگھہ زمین کے مشترکہ مالک ہیں۔ مکان کی قیمت ۳۰۰ روپے اور زمین کی قیمت ۲۷۰۰ روپیہ ہے یعنی کل ۳۰۰۰ روپیہ مالیت کی جائداد ہے۔ ازروئے شریعت والدہ کا حصہ ۱/۸ حصہ نکالکر باقی ۲۶۲۵ روپیہ کے تیسرے حصہ یعنی ۸۷۵ روپیہ کا حقدار ہوں۔ میں اس وقت ۵۰۰ روپے کا مقروض ہوں۔ باقی ۳۷۵ روپے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اسوقت فوج میں ملازم ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ ۱۲ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ تنخواہ کے بڑھنے کی صورت میں بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں انشاء اللہ العزیز ماہوار قسط وار وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ العبد بقلم خود عبدالحمید ریل کلرک ڈپو بیٹری ایف۔اے۔ٹی۔سی۔ متھرا۔ گواہ شد فضل حق ورکشاپ ایف۔اے۔ٹی۔سی۔ متھرا۔ گواہ شد محمد حسین پے حوالدار ہیڈ کوارٹر۔ ایف۔اے۔ ٹی۔سی متھرا

نمبر ۶۳۶۳ منکہ بشیر احمد سیالکوٹی ولد میاں حبیب اللہ قوم کھوکھر راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ فتح ۱۳۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار الاؤنس پر ہے جو کہ فی الحال ۱۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اے میرے خدا میری اس وصیت کو قبول فرما اور اسپر قائم رکھیو۔ العبد بشیر احمد سیالکوٹی محلہ دارالرحمت۔ گواہ شد سید بابر علی مولوی فاضل قادیان۔ گواہ شد قمر الدین دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۶۳۶۷ منکہ رفیع الزمان خان ولد حکیم الزمان خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قصبہ رائے پور ڈاکخانہ خاص ضلع فرخ آباد صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ ۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۹ روپے ماہوار ہے۔ میں اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جسقدر کمی وبیشی میری تنخواہ یا آمد میں ہوگی اس کے لحاظ سے میں ۱/۱۰ حصہ وصیت میں دیتا رہوں گا۔ اگر میری وفات پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد رفیع الزمان خان احمدی کلرک کسٹم ہاؤس کراچی۔ گواہ شد فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلرک ریلوے سٹورز کراچی۔ گواہ شد غلام حسین لوکل آڈٹ آفس ائر فورس ڈرگ روڈ کراچی۔

نمبر ۶۳۹۰ منکہ محمد عیسیٰ خاں ولد میاں محمد گل صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۲۱ء ساکن سرخ ڈھیری ڈاکخانہ ہوتی ضلع مردان صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہوار آمد صرف ۱۰۰ روپیہ ہے اور جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور آئندہ جو جائداد ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو وہ میرے مرنے کے بعد میرے حصہ جائداد سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد محمد عیسیٰ خاں حوالدار کلرک گریڈ فسٹ ۳/۲ ہولڈنگ ونگ ڈیپو بٹالین ۲/ٹ۔ ٹی۔ بی۔ سی۔ جالندھر چھاؤنی۔ گواہ شد عبد اللطیف بہاولپوری معلم المجاہدین قادیان۔ گواہ شد عبد المجید بہاولپوری قادیان ٭

نمبر ۶۳۹۱ منکہ سکینہ بیگم زوجہ مولوی عبد اللطیف صاحب معلم المجاہدین قوم بلوچ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۱ نومبر ۱۹۴۲ء ساکن محمد پور ریاست حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی ۱۵ روپے۔ کانٹے طلائی وزنی ۴½ ماشہ قیمتی ۲۵ روپے ۸/ر۔ نقد جو میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے جس کی مجموعہ رقم مبلغ ۱۱۶ روپے ۸/ر ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز میری ملکیت نہیں ہے۔ حق مہر اپنا پہلے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ ماہوار آمد بھی نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن قادیان۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد علاوہ مذکورہ بالا جائداد کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم حصہ جائداد میں سے اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو وہ رقم حصہ وصیت جائداد میں سے منہا تصور ہوگی۔ الامۃ:۔ سکینہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد عبد اللطیف بہاولپوری خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبد المجید بحروف انگریزی قادیان

نمبر ۶۳۹۲ منکہ نور جہاں بیگم زوجہ بشارت احمد صاحب قوم ککے عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ ۱۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند۔ ۲۔ ہار ایک عدد وزنی ۲ تولہ ۴ ماشہ ۶ رتی قیمتی قریباً ۱۴۶ روپے۔ ۳۔ جھمر ایک وزنی ایک تولہ ۹ ماشہ ۱۰۰ روپے۔ ۴۔ سوئی ایک عدد ایک تولہ ۶۰ روپے۔ ۵۔ گلوبند ایک عدد ۴ تولہ ۶ ماشہ ۳۱۰ روپے۔ ۶۔ تین مندریاں ۱۱ ماشہ ۵۰ روپے۔ ۷۔ کانٹے ایک جوڑی ۲۴ روپے۔ ۸۔ چوڑیاں ۴½ تولہ ۲۷۰ روپے۔ کل ۹۷۰ روپے۔ نقد روپیہ ۴۰۰ جو اس وقت بنک پر ہے۔ میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر اور جائداد اس کے علاوہ بھی ثابت ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خواہ وہ جائداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنی وصیت کی مد میں کچھ رقم جمع کرا لوں۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ میری وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ نورجہان بیگم بقلم خود۔ گواہ شد عبدالرحمٰن جنرل پریزیڈنٹ گواہ شد۔ بشارت احمد بقلم خود خاوند موصیہ ۔ **نمبر ۶۳۹۳** ۔ منکہ محمد مسعود احمد ولد میاں اللہ بخش صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۳۸ء ساکن امرتسر حال محلہ دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری جائداد کچھ نہیں ۔ ماہوار آمد مبلغ ۲۵ روپے قحط الاؤنس مبلغ ۶ روپے کل مبلغ ۳۱ روپیہ ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام کرتا ہوں ۔ اگر کوئی اور جائداد میں پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں تو وہ رقم جائداد میں سے منہا تصور کیا جائے ۔ میرے مرنے پر جو جائداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اپنی آمدنی کی کمی و بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا ۔ العبد محمد مسعود احمد اسسٹنٹ اکوئنٹنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ کوٹھی دارالحمد قادیان ۔ گواہ شد (مفتی) محمد صادق ۔ گواہ شد نورالحق مولوی فاضل واقف تحریک جدید ۔ **نمبر ۶۳۹۴** ۔ منکہ ضیاء الدین ولد روشن دین قوم راجپوت پیشہ ٹرنر عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میری تنخواہ اسوقت کارخانہ میں ۱۵ روپے ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور میرے ورثاء کو حصہ وصیت کردہ کے دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا ۔ العبد ضیاء الدین ولد روشن دین صاحب بقلم خود گواہ شد احمد دین زرگر بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ محمد عارف بقلم خود دارالعلوم ۔ **نمبر ۶۳۹۵** ۔ منکہ فضل بی بی بیوہ قادر بخش قوم کمبوہ عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن موضع حمزہ حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ اس وقت میری جدی جائداد ایک بیگھ زرعی چاہی موضع حمزہ ضلع امرتسر میں ہے جو میرے بھائی بہنوں کی زمین مشترک میں شامل ہیں ۔ اس کی اس وقت بازاری قیمت ۴۰۰ روپیہ ہے ۔ اور میری منقولہ جائداد صرف ایک سلائی کی مشین قیمتی ۳۰ روپے ۔ اس لئے میں اس کل جائداد قیمتی ۴۳۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ یہ رقم مبلغ ۴۳ روپے بذریعہ اقساط ۲ روپے ماہوار کے حساب سے انجمن کو ادا کرتی رہوں گی ۔ اور اگر میری وفات قبل از ادائیگی رقم ہذا ہو جائے ، تو بقیہ رقم میرے ورثاء جو احمدی ہیں اور میرا بھائی جو احمدی ہے اور جن کے ساتھ میری غیر منقولہ جائداد مشترک ہے ادا کریں گے ۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد نہیں اور اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں ۔ الامۃ فضل بی بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد فضل الدین برادر موصیہ۔ گواہ شد محمد عبید اللہ خان مالک پشاوری ہوٹل جالندھر چھاؤنی۔ **نمبر ۶۳۹۶** منکہ جمیل احمد اکبر ولد چوہدری عمر الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ماہ صلح ۱۳۲۲ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے اپنے بھائی سے ۵ روپے بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد جمیل احمد اکبر سٹوڈنٹ ا۔ج کلاس دہلی پالی ٹیکنک دہلی۔ گواہ شد محمد شریف چغتائی۔ گواہ شد نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ دہلی۔ **نمبر ۶۳۹۷** منکہ ناظر دین ولد جھنڈے خان قوم راجپوت پیشہ ترکھان عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن بگول ڈاک خانہ گھوڑیواہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی آمد کا دسواں حصہ آئندہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس وقت میری آمد سالانہ یکصد روپیہ ہے۔ اور اگر میری زندگی یا مرنے کے بعد کوئی نئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان لینے کی حقدار ہوگی اور میرا پیشہ ترکھان کا ہے اور میری آمد کوئی مقرر نہیں ہے مگر آئندہ میں اپنی آمد سے ماہ بماہ دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ کوئی عذر بہانہ نہ کروں گا۔ یہ چند حروف اس لئے لکھ دئے ہیں کہ سند رہے۔ العبد ناظر دین موصی بگول۔ گواہ شد محمد علی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبدالعزیز مبلغ بگول۔ **نمبر ۶۳۹۸** منکہ فتح محمد احمد ولد ملک حیات محمد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت اکوٹنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن دار البرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک سکنی مکان جو ۱۰ مرلہ اراضی پر تعمیر ہے۔ قیمت اندازاً ۸۵۰ روپے واقع محلہ دار البرکات قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۶۲ روپے (تنخواہ ۴۶ روپے۔ قادیان الاؤنس ۱۰ روپے۔ جنگ الاؤنس ۶ روپے) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر دوں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی گئی۔ پہلے کہا گیا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی۔ یعنی شراب پیے ہوئے نماز کے قریب نہ جاؤ۔ پھر کئی مرحلوں کے بعد شراب حرام کی گئی۔ پس لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم منسوخ نہیں ہوا، بلکہ وہ حرمتِ شراب کا مقدمہ اور تمہید تھا۔

ایک تاریخی واقعہ ہے، کہ روسی لوگ بت پرست تھے۔ ان کا ایک وفد تحقیق مذہب کے لئے جب قسطنطنیہ پہنچا تو مذہب اسلام انکو پسند آیا۔ نواہی میں شراب پینا بھی تھا۔ روسی وفد نے کہا ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں، بغیر شراب کے ہم آرام سے رہ نہیں سکتے، علماء نے ترک شراب پر شدّ و مدّ سے تاکید کی، جس کا نتیجہ روسیوں کا نصرانی ہو جانا تھا۔ اگر کفر کے مقابل نشہ سے خاموش ہو جاتے۔ بڑے شر کے مقابل چھوٹے شر کو اختیار کر لیتے، تو اتنی بڑی قوم اسلام کے ہاتھ سے نہ نکل جاتی۔ اللہ تعالےٰ چاہتا تو ایک ہی دفعہ میں شراب کو حرام کر دیتا مگر نہیں، اس نے بمراحل رفتہ رفتہ اسکو حرام فرمایا۔ علمائے اسلام کو بھی چاہیئے، کہ نومسلموں کو پہلے توحید کی پھر دوسرے اہم ارکان کی تعلیم دیں۔ پھر رفتہ رفتہ ایک ایک حکم کا پابند بنائیں۔ ابھی غریب مسلمان ہؤا، اس کا ختنہ بھی کروا ڈالا۔ فرض نمازوں کے ساتھ سُنتوں کی بھی تاکید کی۔ روزوں کے ساتھ تراویح بھی لگا دی۔ ان سب کاموں کی پابندی آہستہ آہستہ کروائی جائے۔ فرض کے برابر سُنن و نوافل کو اہمیّت نہ دیجائے۔ غریب نومسلم پر للہ رحم کریں۔

(۵) پیغمبر کا حکم فرض بھی ہوتا ہے اور مباح کی بھی اجازت دیجاتی ہے۔ پہلے ایک حکم فرض ہی کیوں سمجھا جائے کہ بعد اس کی منسوخیت کو ماننا پڑے۔ یا یوں سمجھو کہ بعض احکام قانونی ہوتے ہیں اور بعض احکام اخلاقی۔ اخلاقی حکم کو قانونی ہی کیوں مانا جائے کہ اسکی منسوخیت لازم آئے۔ اخلاقی قانون کی خلاف ورزی پر قانون گرفت نہیں کرتا۔

(۶) بعض وقت ایک جملہ کے دو معنے ہوتے ہیں متکلّم کا ایک مقصد رہتا ہے اور لوگ اس کے ایک جدا معنے سمجھتے ہیں متکلّم دوبارہ صاف الفاظ میں اپنے مقصد کو ظاہر کرتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔ حالانکہ پہلا اور دوسرا حکم دونوں ایک ہیں، لوگوں کے سمجھنے میں غلطی ہوتی ہے۔

(۷) بعض دفعہ ایک خاص واقعہ میں حکم دیا جاتا ہے اور قید اتفاقی رہتی ہے۔ ایک دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ میں وہ قید اتفاقی نہیں رہتی بلکہ عام حکم رہتا ہے، جو مقصود و مدارِ حکم ہے، اور لوگ سمجھتے ہیں، کہ مقید حکم منسوخ ہوگیا۔

(۸) بعض دفعہ ایک امر کے متعلق ایک حکم دیا جاتا ہے اور لوگ اس امر پر دوسرے امور کو قیاس کر کے اس حکم کو متعدی کرتے ہیں۔ حالانکہ امر اول میں خصوصیات ہوتے ہیں، جن کی بناء پر حکم دیا گیا ہے اور وہ حکم دوسروں کے لئے متعدی نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا امر اوّل پر جو قیاسات کئے جاتے ہیں ان کے خلاف حکم دیا جاتا ہے، اس طرح انکے قیاسات غلط اور قیاس مع الفارق ثابت کئے جاتے ہیں، اور لوگ ہیں کہ سمجھتے ہیں کہ پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

(۹) لوگ سمجھتے ہیں کہ مدنی آیتوں سے جو غلبۂ اسلام کے زمانہ میں اُتریں، مکّی آیتیں منسوخ کر دی گئیں۔ ذرا کوئی غور کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن ہیں۔ ان کا دین ایک مخصوص زمانہ کے لئے نہیں ہے، قیامت تک رہنے والا ہے۔ کیا مسلمان ہمیشہ غلبہ میں رہے یا غلبہ میں ہیں۔ کیا تمام ممالک کے مسلمانوں کی ایک ہی حالت ہے؟ ہرگز نہیں ترکوں اور افغانوں کی مدنی حالت ہے، عراق و شام و فلسطین والوں کی اور اب تو ایران کی بھی مکّی حالت ہے۔ ہر ایک کے لئے اس کے مناسب آیت و حکم قرآن ہے۔ حالت بدل گئی تو حکم بھی بدل گیا، لہٰذا مکّی آیتیں بھی منسوخ نہیں، بلکہ مدینہ والوں کے مناسب حال نہیں۔ کیا مدینہ میں جب آیت سیف اتری تو مکہ والوں نے اس پر عمل کیا؟ کیا اس آیت پر عمل نہ کرنے سے وہ سب عاصی تھے؟ ہرگز نہیں۔ زمانہ گردش کرتا رہتا ہے۔ بعض مدنی آیتوں پر عمل کرنا اصولی آیات وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ اور لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کے خلاف ہوتا ہے۔ پس مکّی آیتیں اپنے مقام پر بحال ہیں، اور مدنی اپنے مقام پر۔

اب میں پہلے اِن دو اہم آیتوں کے متعلق بحث کرنا چاہتا ہوں، جن سے مسئلہ ناسخ و منسوخ کے سمجھنے میں فائدہ ہوگا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا ؕ لفظ آیت کے معنے ہیں نشانی یا علامت، اور کلام اللہ کا ایک فقرہ بھی، کہ لوگ اس آیت شریفہ کے معنے لیتے ہیں۔ ہم کسی آیت قرآنی کو منسوخ نہیں کرتے یا بُھلا نہیں دیتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر اس سے بہتر آیتِ قرآنی یا اسکی مثل آیت لاتے ہیں۔

محل غور یہ ہے کہ قرآن تو بوعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ محفوظ ہے۔ ابتداء سے ابتک لاکھوں حافظ چلے آرہے ہیں، پھر کب اور کونسی آیت بھُلائی گئی؟ قرآن شریف کی ایک آیت سے بہتر دوسری آیت لانے کے معنے سمجھنا بھی بالکل نامناسب ہے۔ لہٰذا اس کے صحیح معنے ہمارے خیال میں یہ ہیں، ہم اپنے آثارِ قدرت، اپنی نشانیاں اگر دور کرتے یا متغیر کرتے ہیں، یا امتدادِ زمانہ کی وجہ سے بھُلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے برابر دوسری نشانی لاتے ہیں۔ دیکھو آثارِ قدرت کے تازہ بتازہ جلووں کا سلسلہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ اس ترجمہ پر کوئی غبار نہیں۔

یہ آیت مسئلہ ناسخ و منسوخ کی اصل ہے، جان ہے۔ قرآن شریف کو دیکھئے، کہ آیت بمعنی آثارِ قدرت اور نشانی سے بھرا پڑا ہے۔ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا۔ سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا۔ فَاْتِ بِاٰیَۃٍ۔ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ۔

ابن حزم ظاہری ثبوتِ نسخ میں فرماتے ہیں، کہ حضرت علی رضؓ کا گذر ایک قاضی کے پاس سے ہوا۔ آپ نے اس قاضی سے سوال فرمایا۔ کیا تم ناسخ کو منسوخ سے ممتاز کرتے اور سمجھتے ہو؟ قاضی نے کہا، جی نہیں۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا، تم خود بھی ہلاک ہوئے، اور دوسروں کو بھی تم نے ہلاک کیا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ قدیم محاورہ میں نسخ کے معنے تغیر کے تھے جیسا کہ بیان کیا گیا پس حضرت علی رضؓ کے ارشاد کے معنے یہ ہیں، کہ کیا تم ان آیات کو جانتے ہو جس سے کسی عام آیت کی تخصیص ہوتی ہو، یا اس سے چند لوگ مستثنٰی ہیں۔

آیت دوم کافرون کی سورت میں ہے لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۔ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَآ اَعْبُدُ ه لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ه اس کے یہ معنے لئے جاتے ہیں ، کہ تم کو تمہارا مذہب مبارک ، ہم کو ہمارا مذہب مبارک ۔ نہ تم ہم کو تبلیغ کرو ، نہ ہم تمکو تبلیغ کرتے ہیں ۔ عیسٰی بدین خود ، موسٰی بدین خود ۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت آیتِ سیف سے منسوخ ہے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا ، کہ اسلام تو ہمیشہ تبلیغی مذہب رہا اور رہے گا ۔ اسلام میں بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ہے ۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ه قُمْ فَاَنْذِرْ ہے ۔ اسلام میں عدم تبلیغ کا حکم کبھی نہیں دیا گیا ۔

دیکھئے ، دین کے معنے اگر جزا کے لئے جائیں تو کوئی خرابی پیدا ہی نہ ہوگی ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے معنے مالک روز جزا کے ہیں ۔ لہذا لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ کے معنے ہیں ، تم کو تمہارے اعمال کی جزا اور ہم کو ہمارے اعمال کی جزا ضرور ملیگی ۔ یہ حکم نہ کبھی منسوخ ہوا ہے نہ کبھی منسوخ ہوگا ۔ پورے سورے کے معنے ہیں :۔

"اے پیغمبر ! تم کہدو ، اے منکرو تم جن کی پوجا کرتے ہو ، میں اُنکی پوجا نہیں کرتا ۔ اور میں جسکی عبادت کرتا ہوں ، تم اسکی عبادت نہیں کرتے ۔ میرا طریقہ عبادت جدا ہے ، تمہاری پوجا کا طریقہ علیحدہ ہے ۔ تم کو تمہارے اعمال کی سزا ضرور ملے گی ، اور مجھ کو میرے اعمال کی جزا ضرور ملیگی ۔

اب میں ان آیتوں سے بحث کرتا ہوں ، جن کو حضرت شاہ ولی اللہ رح بھی منسوخ ماننے پر مجبور ہوئے :۔

(۱) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ه فرض کیا گیا ہے تم پر جب تم میں سے کسی ایک کے پاس موت آجائے اگر کچھ مال چھوڑے ، وصیت کرنا ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے مناسب طور پر ، یہ حکم پرہیزگاروں پر لازم ہے ۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت حدیث لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ سے منسوخ ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بھلا قرآن شریف کی آیت اِس خبر آحاد سے کیونکر منسوخ ہوگی ۔ لہذا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ (اللہ تم کو اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے) سے یہ آیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں!

صرف ۲۵ پچیس روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:-

براہین احمدیہ مکمل	تریاق القلوب
سُرمہ چشم آریہ	تحفہ گولڑویہ
آئینۂ کمالاتِ اسلام	اربعین ہر چہار حصہ
شہادۃ القرآن	نسیم دعوت
نور القرآن	تذکرۃ الشہادتین
چشمۂ معرفت	حقیقۃ الوحی
مسیح ہندوستان میں	لُجّۃُ النُّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں۔

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی جہاز مارکہ کپڑے

پائیدار۔
پختہ رنگ۔
عمدہ کوالٹی۔
قیمت میں
ارزاں۔

ہمیشہ استعمال کریں!

کاٹن کریپ (رنگین وسفید) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین وسفید)
خاکی زین۔ ٹول۔ پگڑی کلاتھ۔ سفید زین و ٹول۔ مکھن زین۔
نیلی زین۔ کوری زین۔ دسوتی (رنگین وسفید) پردا کلاتھ۔
شیٹنگ کلاتھ۔ ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ تولیئے۔ جھاڑن وغیرہ۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر ۔ برانچہائے: بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ